www.novelsclubb.com
عبادالرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عبادالرحمٰن

از نور عارف

عبادالرحمٰن (نور عارف)

قسط نمبر 4

---

www.novelsclubb.com

باب نمبر 4

اسباقِ ماضی

مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے

ماضی کے بارے میں

جو خوشگوار نہ تھا

وہ ایک شام ہی بہت تھی

مجھے احساس دلانے کو

کہ ماضی ایک ایسا خیال ہے

جو کم از کم بھلانے کے لیے نہیں۔

ہر کہانی کے آغاز پر

اس کا انجام نہیں،

www.novelsclubb.com

بلکہ ماضی تحریر شدہ ہوتا ہے۔

میں جانتی ہوں،

ماضی کی تلخ یادیں ایک تاریک قید ہے

جس سے آزاد ہونا ہر ایک کے بس میں نہیں۔

میں جانتی ہوں تم میں سے اکثر لوگ

اس قید سے رہائی کی ان گنت کوششوں کے بعد

اس سے آنکھیں چرا کر بھاگنا شروع کر دیتے ہو۔

کیا یوں بھاگنا تمہاری اذیت کم کر دیتا ہے؟

نہیں! مجھے نہیں لگتا!

کہ اذیت کو کم کرنے کے لیے رہائی ضروری ہے۔

میں تمہیں ایک راز بتاؤں

www.novelsclubb.com

ماضی کی تلخ یادوں سے فرار

تمہارے قدموں کی زنجیر بن جائے گا۔

آج اس سے بھاگ کر تم شاید اسے بھلا دو

اور کل پھر اس کو خود پر قابظ ہونے کا موقع تھما دو۔

ماضی سے بھاگو مت کیونکہ

رہائی لازم نہیں،

مگر...

سامنا لازم ہے۔

لاشعوری نہیں بلکہ شعوری سامنا۔

اپنے لاشعور کو باؤر کروادو،

کہ آپ ماضی کی کسی تلخ یاد سے

زیادہ مضبوط ہیں۔

ماضی بدل نہیں سکتا

تو کیا ہوا؟

www.novelsclubb.com

اس پر آپکا ردِ عمل تو بدل سکتا ہے نا!

میں چاہتی ہوں کہ آپ

شعوری طور پر اپنے رد عمل کو

اس ماضی کی تکلیف پر بدلیں!

آپکی کہانی کا انجام

تب تک آپکی گرفت میں رہے گا

جب تک آپ اپنے ماضی سے

سیکھے گئے اسباق کو

تھامے رکھیں گے!

اور اپنا رد عمل شعوری طور پر بدلتے رہیں گے۔

(سائیکالوجسٹ کانسلر زرش فاطمہ)

www.novelsclubb.com

سفید صفحہ پر سیاہ روشنائی ابھی سوکھی نہیں تھی، جیسے کچھ لمحے پہلے ہی لکھا گیا ہو۔

ہوا کے جھونکے پر صفحات پیچھے کی جانب پلٹتے تھے،

کھڑکی سے نظر آتے بادل بھی پیچھے کی جانب دوڑے تھے، دن اور رات یکے بعد دیگرے بدلتے ہوئے وقت میں پیچھے کو سفر کر رہے تھے۔

ماضی کو تھامنے گھڑی کی سوئیاں پیچھے کو بھاگی تھیں۔

وہ ایک شام تھی۔

عام شاموں کی طرح اس دن کی شام بھی روشنیوں کے اس شہر پر گہری تاریک اتری تھی۔

پر آج کی یہ شام اس کے لیے عام ہو کر بھی عام نہ تھی۔ اس نے ایک بیگانہ سی نظر اپنے ارد گرد کے ماحول پر دوڑائی۔

"مہک! میرا دل گھبرا رہا ہے۔" وہ بے چینی سے بولی تھی۔

یہاں انو کھا تو کچھ بھی نہ تھا، ہاں نیا ضرور تھا مگر ایسا بھی کچھ نہ تھا کہ اسکا دل یوں بیزار ہو جاتا۔

"مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا، واپس چلیں ؟" آس پاس بے فکری سے ناچتے وجودوں کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ مشہور سنگر کی آواز چاروں طرف گونج رہی تھیں۔ اور تقریباً ہر دوسرا انسان اسکی آواز کی دھنوں میں گم تھا۔

"زرش ! ابھی تو آئے ہیں ہم۔" وہ بیزاری سے بولی تھی۔

"لیکن میرا دل گھبرا رہا ہے، مجھے گھٹن محسوس ہو رہی ہے۔" اپنی چادر کو مزید اپنے گرد لپیٹتے ہوئے اس نے بیچارگی سے کہا تھا۔

"کیوں دل گھبرا رہا ہے؟ زرش دو گھنٹوں کا کنسرٹ ہے پلیز آرام سے گزار لو۔ آج تمہیں لے آئی ہوں غلطی ہو گئی آئندہ نہیں لاؤں گی۔" وہ آخر میں اکتا کر بولی تھی۔ زرش کو اسکا انداز بہت برا لگا تھا۔ وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی کہ اسے کیا ہو رہا ہے۔ وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ دل اتنا بے چین کیوں ہے ؟

www.novelsclubb.com

"میں نے بھی غلطی کی تمہارا کہا مان کر۔" زرش نے لپٹی چادر کے نیچے پہنی جینز شرٹ کا سوچتے ہوئے کہا۔

"وہ کبھی ایسی ڈریسنگ نہیں کرتی تھی، اس نے کیوں کی؟"

"وہ کبھی ایسی جگہوں پر نہیں آتی تھی، وہ کیوں آئی؟"

کچھ دیر وہ یوں ہی اکتاہٹ سے کھڑی رہی لیکن بے اختیار اسکی چیخ بلند ہوئی جب ساتھ کھڑی جوش سے ناچتی لڑکی نے ایک دم اس کے پاؤں کی آخری انگلی اپنی ہیل سے زخمی کر دی۔ زرش نے اکتاہٹ سے اس لڑکی کو دور دھکیلا۔ وہ معذرت کرتی پھر سے اچھلنے میں مشغول ہو گئی، زرش کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگ گیا۔ وہ بھیڑ کو تیزی سے چیرتی باہر نکلی اور ایک طرف بینچ پر جا کر بیٹھ گئی۔ اس طرف رش کم تھا لیکن شور یہاں بھی کم نہیں تھا۔ زرش نے جھک کر ایک نظر اپنے پاؤں کی زخمی انگلی کو دیکھا جو کہ کچلی گئی تھی اور اب بہت درد کر رہی تھی۔

"وہ کیوں اس قدر کمزور تھی کہ آس پاس کے لوگوں کا بہاؤ اسے جس سمت لے جانا چاہتا وہ نا چاہتے ہوئے بھی چل دیتی تھی؟ اس میں کیوں اپنی ویلیوز پر قائم رہنے کی قوت اور ہمت نہیں تھی؟"

بے اختیار اسکی آنکھیں بھیگ گئی وہ اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے مہک کے ساتھ آنے کی ہامی بھری تھی۔ پاؤں کا درد ایک طرف لیکن جو دل بے چین تھا وہ اسے رلا رہا تھا۔ اس نے اپنے وجود کو مکمل طور پر چادر سے ڈھانپا ہوا تھا۔ اور آنسو مسلسل آنکھوں سے جاری تھے۔

"تم ٹھیک ہو؟" وہ سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی کہ اسے اپنے قریب سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو اس نے سر اٹھایا۔ سامنے ایک انجان لیکن ماڈرن اور خوبصورت لڑکی پریشان چہرہ لیے اس سے پوچھ رہی تھی۔ زرش نے آنسوؤں پر بند باندھتے ہوئے بے اختیار سر اثبات میں ہلا یا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو ٹھیک نہیں لگ رہی، کیا ہوا ہے؟" وہ اپنائیت سے سوال کرتی ہوئی اس کے ساتھ ہی بینچ پر بیٹھ گئی۔

"پاؤں پر چوٹ آئی ہے۔" زرش نے اپنا پاؤں آگے کر کے اسے دکھایا۔

"تمہیں تو فرسٹ ایڈ کی ضرورت ہے۔" وہ موبائل کی ٹارچ آن کر کے اسکا زخم دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولی تھی۔

"ہمم!"

"کونسے کیمپس سے ہو؟"

"علامہ اقبال کیمپس!" زرش کے جواب پر وہ مسکرائی۔

"میں جناح کیمپس کی سیکنڈ ائیر کی سٹوڈنٹ ہوں اور تم میٹرک کی سٹوڈنٹ ہو نا؟"

www.novelsclubb.com

"ہمم! میٹرک کا رزلٹ آنے والا ہے۔" اس سے باتیں کرتے ہوئے زرش کو اپنے پاؤں کا درد کچھ لمحوں کے لیے بھول گیا۔ کچھ دیر وہ دونوں اپنے اپنے کیمپس کی باتیں کرتی رہیں۔

"تمہارے پاؤں کا درد کیسا ہے؟" اس کے سوال پر زرش نے اپنے پاؤں کو دیکھا۔

"بہتر ہے۔ پر چلنا مشکل ہو گا۔"

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو۔ یہیں پاس میں کلینک ہے وہاں سے تم بینڈج کروالو کہیں انفیکشن نہ ہو جائے۔" وہ فکر سے بولی تھی۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔ بس اپنی دوست کا انتظار کر رہی ہوں وہ آجائے پھر گھر چلی جاؤں گی۔" زرش کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی بابا کو بلالے اور گھر چلی جائے پر مہک کے کہنے پر جو جینز شرٹ پہن لی تھی اس کے بعد اسے بابا کا سامنا کرنا مشکل لگ رہا تھا۔ بے شک وہ مکمل طور پر چادر میں چھپی ہوئی تھی لیکن دل میں ایک ڈر ضرور تھا کہ اگر بابا نے اسے ایسے دیکھ لیا تو کیا سوچیں گے؟

www.novelsclubb.com

"مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ تمہاری دوست کب تک فارغ ہو گی؟"

"پتہ نہیں!" وہ بھیڑ کی جانب دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی تھی۔

"چلو پھر میرے ساتھ بینڈج کروالو۔ زخم تمہیں آیا ہے اور بے چینی مجھے ہو رہی ہے۔"

"نہیں پلیز!" زرش نے پھر سے منع کر دیا۔

"کیوں نہیں؟ اپنی حالت دیکھو! دیکھو زرش ہم کب سے باتیں کر رہے ہیں اب ہم اجنبی تو نہیں ہیں جو تم یوں کترا رہی ہو۔ اور کلینک کونسا باہر ہے یہیں پاس ہی تو ہے۔" اسکی بات پر زرش نے بے بسی سے اسے دیکھا وہ نہیں جانا چاہتی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے اگر تم نہیں جانا چاہتی تو کوئی بات نہیں!" خفگی سے کہتے ہوئے وہ منہ موڑ گئی تھی زرش کو برا لگا۔

"مایا ناراض مت ہو۔میں چلتی ہوں۔" زرش کے کہنے پر اس نے خوشگوار حیرت سے زرش کی جانب دیکھا تو زرش مسکرادی۔

"چلو اٹھو!" زرش اس کے ساتھ چل دی اسکا دل اب بھی بے چین تھا وہ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن وہ اپنی نئی دوست کا دل بھی نہیں دکھانا چاہتی تھی جو اسکی تنہائی میں اسکی ساتھی بنی تھی۔

کچھ آگے جاکر زرش کو لڑکوں کا ایک گروپ نظر آیا جو انکی طرف ہی متوجہ تھا۔

"تم یہیں رکو زرش میں آتی ہوں۔" مایا اس سے کہہ کر ان لڑکوں کی جانب بڑھی۔زرش کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔اس نے مایا کا ہاتھ تھام کر اسے روکا۔

www.novelsclubb.com

"ٹینشن نہیں لو! میرے کزنز ہیں انہیں اپنے کلینک تک جانے کا بتا کر آتی ہوں۔" وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔زرش کی بے چینی مزید بڑھ گئی۔اس کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا۔اس نے ادھر ادھر دیکھا وہ لوگ میدان کے کافی سنسان علاقے میں

موجود تھے یہاں لوگ نہ ہونے کے برابر تھے اور گانے کی آواز بھی بہت دھیمی دھیمی آرہی تھی۔

"لو جیت گئی شرت! لے آئی ہوں اس لڑکی کو۔اب دو بیس ہزار روپے۔" وہ فخر سے مانگ رہی تھی۔اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔اسکی بات پر ایک لڑکے نے قہقہہ لگایا اور اسکی تعریف کی۔

"مان گئے مایا تمہیں۔" باقی لڑکوں نے بھی ہنس کر اسکی تائید کی۔زرش جو کچھ فاصلے پر کھڑی تھی انکی آوازیں تو نہیں سن پارہی تھی لیکن قہقہہ سن کر بغیر انکی جانب دیکھے پیچھے کی جانب بھاگی تھی۔اسکا دل کسی انہونی کا الارم مسلسل دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! وہ لڑکی تو بھاگ گئی۔" ایک لڑکا زرش کو بھاگتا دیکھ کر چیخ کر بولا۔

"بھاگ گئی تو کیا؟ میرے پیسے تو دو۔" مایا نے بے تابی سے شرط میں جیتے پیسے مانگے۔

"وہ ہاتھ آجائے تو پیسے بھی دے دیں گے۔" وہ کہہ کر زرش کے پیچھے بھاگے تھے جبکہ مایا نہیں گالیاں دیتی ہوئی تلملا کر رہ گئی تھی۔ اس نے آدھا گھنٹہ اس لڑکی پر ضائع کیا اور بدلے میں کچھ نہ ملا وہ پیر پٹختی ہوئی کنسرٹ کی جانب بڑھ گئی۔

زرش بغیر کچھ دیکھے اندھا دھند بھاگتی جا رہی تھی۔ اسکا دل سوکھے پتے کی مانند لرز اٹھا تھا۔ اپنے پیچھے آتے قدموں کی آوازوں نے اسکی جان نکال دی تھی۔ وہ رو رہی تھی اللہ کو پکار رہی تھی۔ اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا، کیوں انجان لڑکی پر بھروسہ کیا؟

پاؤں پر لگی چوٹ اسے بھاگنے نہیں دے رہی تھی۔ اسکی ٹانگوں سے جان ختم ہوتی جا رہی تھی لیکن وہ مسلسل بھاگ رہی تھی۔ جوتے کے نیچے آنے والے پتھر سے اسکا بیلنس بگڑا اور وہ منہ کے بل زمین پر گری تو ناک چھل گیا۔ اسکے گھٹنے اور ہاتھ بری طرح زخمی ہو گئے تھے۔ اسنے سر اٹھا کر دیکھا وہ لڑکے بس کچھ ہی قدموں کے فاصلے پر تھے۔ اللہ کا نام لے کر وہ ایک بار پھر اٹھ کر بھاگی تھی۔ اب پہلے کی طرح

www.novelsclubb.com

بھاگا نہیں جارہا تھا۔ وہ لڑکے اتنے قریب آ گئے تھے کہ ایک کے جوتے کے نیچے زرش کی چادر کا ایک کونا آ گیا اور چادر اس پر سے اتر گئی۔ زرش چادر پھینک کر بغیر قدم روکے مسلسل بھاگی جارہی تھی اسکے کھلے بال اب چہرے پر آئے پسینے کے ساتھ چپک چکے تھے۔ اسکا سانس پھول چکا تھا۔ وہ مدد کے لیے چیخ رہی تھی اور پیچھے سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں جیسے وہ لڑکے اس سچویشن کو انجوائے کر رہے ہوں۔ وہ لڑکے چاہتے تو اسے فوراً پکڑ لیتے پر وہ جان بوجھ کر اسے تھکا رہے تھے۔

"اللہ مدد کریں. اللہ جی پلیز!" وہ چیخ کر اللہ کو پکار رہی تھی۔ سامنے آنے والے موڑ پر وہ اندھادھند جیسے ہی مڑی، تیز رفتار کی وجہ سے پوری قوت سے کسی سے ٹکرائی تھی۔ سامنے والے شخص نے اسے کندھوں سے تھام کر گرنے سے بچایا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کسی لڑکی کے چیخ چیخ کر اللہ کو پکارنے کی آواز سن کر اس طرف آیا تھا۔ زرش نے سر اٹھا کر دیکھا تو سفید شلوار قمیض میں ملبوس وہ اسے کوئی فرشتہ محسوس ہوا تھا۔ البتہ زرش کا حلیہ دیکھ کر اس شخص کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ناپسندیدگی

ابھری تھی جو زرش نے محسوس کی تھی۔لڑکوں کے قدموں کی آواز جیسے ہی زرش کو سنائی دی وہ فوراًاس شخص کے پیچھے پناہ کے لیے چھپ گئ۔

اس لمحے اسے اس شخص کی اوٹ سے زیادہ محفوظ کوئی جگہ معلوم نہیں تھی۔

آواز پر وہ بھی ان لڑکوں کی جانب متوجہ ہوا جو شکل سے ہی آوارہ اور اوباش لگ رہے تھے۔اسے لمحوں میں معاملہ سمجھ آگیا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے؟ کیوں پیچھا کر رہے ہو؟" اسکی آواز میں اتنا رعب اور آنکھوں میں اتنا غصہ تھا کہ وہ چاروں لڑکے گڑبڑائے تھے۔وہ عام سے گلیوں کے آوارہ لڑکے تھے ایک لمحے کے لیے گڑبڑائے لیکن پھر شیر ہو کر بولے تھے۔

"تم کون ہوتے ہو ہم سے پوچھنے والے؟اور ویسے بھی یہ لڑکی اپنی مرضی سے ہمارے ساتھ ہے۔" پیچھے کانپتی زرش کو ان لفظوں سے اپنی ہتک محسوس ہوئی تھی اسکا دل چاہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"اپنے پیروں پر سلامت واپس جانا چاہتے ہو تو ابھی دفع ہو جاؤ۔ ورنہ میں پولیس کو فون کر رہا ہوں۔" اس شخص کی شخصیت میں رعب اور وقار اتنا تھا کہ وہ چار لڑکے اس سے عمر میں بڑے اور تعداد میں زیادہ ہونے کی باوجود ٹھٹھکے تھے۔ وہ امیر ماں باپ کے بگڑے آوارہ بچے ابھی لڑائی یا پولیس افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔

"جا رہے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ تم سے ڈر گئے بلکہ اس لیے کہ اب اس لڑکی میں ہمارا انٹرسٹ نہیں رہا۔" انکے گروہ کا سرغنہ لڑکا مسکرا کر کہتا ہوا پلٹ گیا تو باقی بھی پلٹ گئے۔

اس نے شکر کا سانس لیا وہ چار لڑکے تھے اور وہ اکیلا، لڑائی وہ بھی افورڈ نہیں کر سکتا تھا، نقصان اسکا ہی ہونا تھا۔ زرش کی ہچکی پر وہ پلٹا تھا۔ وہ سر جھکائے مسلسل روئے جا رہی تھی۔ اس نے بغیر اس پر دوسری نظر ڈالے سردی سے بچاؤ کے لیے اپنے کندھوں پر اوڑھی چادر اتار کر اسکی جانب بڑھا دی جو کہ زرش نے بغیر تاخیر کے تھام لی اور خود کو ڈھانپ لیا۔

www.novelsclubb.com

"میں انکے ساتھ نہیں تھی۔" کانپتی آواز میں ناجانے کیوں وہ اپنی صفائی دے رہی تھی۔

"کیا واقعی؟" زرش کو اسکے انداز سے بے عزتی محسوس ہوئی تھی۔

"انکے ساتھ یا انکے درمیان ہونے میں کیا فرق ہے؟" زرش کو اپنی ہچکیوں میں سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

زرش نے اسکی جانب دیکھا جو اسے نہیں دیکھ رہا تھا مگر زرش اس کی آنکھوں میں ناپسندیدگی محسوس کر چکی تھی۔

پتہ نہیں وہ اسے کس قسم کی لڑکی سمجھ رہا تھا وہ چپ چاپ آگے کی جانب بڑھ گئی۔

"کہاں جارہی ہیں؟" اسکی آواز پر زرش کے قدم تھمے تھے۔ وہ رکی تھی، پر نہ پلٹی نہ کوئی جواب دیا، بس اسکے آنسوؤں میں تیزی آگئی تھی۔

"کیا دوبارہ ان کے چنگل میں پھنسنا ہے؟" اسکے سوال پر زرش نے بے اختیار نہ میں گردن ہلائی تھی۔ زرش اپنا مکمل چہرہ چادر میں ڈھانپے ہوئے تھی۔ جس میں

اب آنسو جذب ہو رہے تھے۔وہ شخص اس سے مخاطب ضرور تھا لیکن اسکی جانب دیکھ نہیں رہا تھا نہ زرش اب اسے دیکھ رہی تھی۔

"گھر کس کے ساتھ جائیں گی؟"اس نے نرمی سے سوال کیا تھا۔وہ اسکی کیوں فکر کر رہا تھا؟

"مجھے گھر فون کرنا ہے۔لیکن میرا موبائل میرے پاس نہیں ہے۔"کچھ دیر بعد اسے نمی لیے ہوئے اسکی آواز سنائی دی۔اسکی اس کو لے کر ناپسندیدگی اسکی آواز سن کر جیسے کم ہو گئی لیکن غصہ برقرار تھا۔اسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ اگر لڑکیاں اپنے وقار اور عزت کی خود حفاظت نہیں کر سکتیں تو گھر سے تنہا نکلتی ہی کیوں ہیں اور وہ بھی ایسی جگہ کے لیے جہاں بغیر کسی جھجھک کے شیطانی کام ہوتا ہو۔اس نے اپنی جیب سے موبائل نکال کر زرش کی جانب بڑھا دیا،وہ بٹنوں والا موبائل تھا۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے روتے ہوئے مسلسل نمبر دبا رہی تھی۔روتے ہوئے اس نے فون کان پر لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

"بابا!" دوسری جانب سے فون کے اٹھاتے ہی وہ اپنے باپ کو پکارتی ہوئی بے بسی سے رو دی تھی۔

"بابا! پلیز آپ آجائیں جلدی سے پلیز!" وہ کچھ فاصلے پر کھڑا اسے روتے ہوئے اپنے باپ سے بات کرتا سن رہا تھا۔ دل میں کچھ دیر پہلے اس لڑکی کو اس حلیے میں دیکھ کر وہ اس سے بدگمان ہوا تھا اب اسکی اسکے باپ کے ساتھ بات سن کر وہ بدگمانی دور ہوتی جا رہی تھی۔

زرش نے بابا کو کنسرٹ کی جگہ کی لوکیشن بتا کر فون بند کر کے اسکی جانب بڑھا دیا اس نے چپ چاپ تھام لیا۔

زرش کچھ آگے بڑھ کر اوپر کو جاتی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر بیٹھ گئی۔ وہ کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ نا وہ خود واپس گیا نہ زرش چاہتی تھی کہ وہ بابا کے آنے تک جائے، اسے تحفظ کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ سر جھکائے بہتے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے بابا کا انتظار کر رہی تھی۔ دس منٹ یوں ہی گزر گئے وہ دیوار کے سہارے سر ٹکائے

www.novelsclubb.com

کھڑا تھا۔یقیناً اسکی قصور کو جاتی بس آج چھوٹ جانی تھی،وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اب تک کیوں کھڑا ہے؟شاید وہ اس انجان لڑکی کے محفوظ ہونے تک اکیلا اس جگہ پر چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔

"ایسی جگہیں محفوظ نہیں ہوتیں اسی لیے عقل کا تقاضہ یہی ہے کہ ایسی جگہوں سے گریز کیا جائے۔"وہ موبائل پر وقت دیکھتا بولا تو زرش نے اسے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوئے بولتے سنا۔

"میں یہاں اپنی خوشی سے نہیں آئی تھی،میری دوست نے مجھے فورس کیا تھا۔اگر نہ آتی تو وہ ناراض ہو جاتی۔"اسکی بات پر وہ دھیما سا مسکرایا تھا پر سر اوپر نہیں اُٹھایا تھا۔شاید کوئی میسج ٹائپ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے ہر انسان کو کم از کم اتنا آزاد تو ضرور ہونا چاہیے کہ اپنی قائم کی گئی ویلیوز پر قائم رہے اور کسی کی بھی خاطر ان سے نہ ہٹے۔جہاں ہم دوسروں کی خوشی اور رضا کی خاطر اپنی ویلیوز چھوڑتے ہوئے اپنی طے شدہ باونڈریز کراس کرتے ہیں

وہیں سے ہماری غلامی کا آغاز ہوتا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ بحیثیت انسان آپکو غلامی قبول ہو گی!" وہ بہت دھیمی آواز میں نرمی سے بولا تو ایک لمحے کو اسکے آنسو تھمے۔

ایک احساس شدت سے دل کو محسوس ہوا۔

"وہ آزاد نہیں تھی؟ وہ قید میں تھی۔ اسکی کوئی باونڈریز کوئی ویلیوز نہیں تھیں وہ ایک غلام تھی۔ دوسروں کی سوچ، دوسروں کے خیالات اور دوسروں کی خواہشات کی غلام!" موبائل کی گھنٹی پر وہ چونکی۔

اس نے کال اٹینڈ کرلی تھی۔

"زرش بیٹا میں پہنچ گیا ہوں آپ کہاں ہو؟" اوہ تو اسکا نام زرش تھا۔ مخاطب اس لڑکی کے والد تھے جو وہاں پہنچ چکے تھے اور اب اسکی ایگزیکٹ لوکیشن پوچھ رہے تھے اس نے اپنا تعارف کروا کر انہیں لوکیشن سمجھادی۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ گاڑی کے ساتھ ان کے سامنے موجود تھے۔ انہیں دیکھ کر زرش بے اختیار انکی جانب بڑھی تھی اور ان کے سینے سے لگ کر رو دی۔ وہ زرش کی حالت دیکھ کر بہت

www.novelsclubb.com

پریشان ہو گئے تھے انہوں نے زرش سے پوچھا بھی لیکن وہ مسلسل بس روئے جا رہی تھی۔انہوں نے گاڑی کا دروازہ کھول کر زرش کو اندر بٹھایا۔اتنے میں وہ بھی چلتا ہوا انکے پاس رک گیا اور بتایا کہ شاید آپکی بیٹی کا فون گم گیا اس لیے اس نے میرے نمبر سے کال کی۔زرش کے والد اسکا شکریہ ادا کر کے گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی آگے بڑھا دی۔اس نے گاڑی کو نظروں سے اوجھل ہونے تک دیکھا اور پھر آگے بڑھ گیا اس بات سے انجان کے یہ معمولی سی ملاقات اس کی زندگی میں سب سے زیادہ خاص ہونے والی ہے۔

لاؤنج کی کھڑکی کے قریب پڑی ڈائری کے اڑتے صفحات کو آکر اس نے تھاما تھا اور اسے اٹھا کر کمرے میں لے گئی۔الماری کے پٹ کھول کر ڈائری کو رکھتے ہوئے وہ ایک خیال سے رکی تھی۔جھک کر نیچے سے کپڑے نکالنے لگی۔کچھ لمحوں بعد وہ رک گئی۔

اسے وہ چادر نہیں ملی تھی، پتہ نہیں کہاں تھی وہ؟ شاید جب انہوں نے اپنا گھر چھوڑا تب ہی کہیں آگے پیچھے ہو گئی تھی۔

اسے اس لمحے اس چادر کا تحفظ یاد آیا تھا۔ وہ وہاں سے اٹھ گئی اور باہر لاؤنج میں کھڑکی کے پاس آگئی۔ کچن سے برتنوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

"ملکہ کو بلا کر کبھی ان برتنوں کی صفائی ہی کروالو۔" کچن سے نکلتی مائرہ بولی تھی۔

"ہمم! لگتا ہے بارش ہونے والی ہے۔" کھڑکی سے باہر نظر آتے آسمان کو دیکھ کر وہ بولی تھی۔ یہ دن کے دو بجے کا وقت تھا مگر سیاہ بادلوں سے ڈھکے آسمان نے اکتوبر کی دوپہر کو ٹھنڈی شام میں بدل دیا تھا۔

"اللہ کرے ہو ہی جائے بارش تاکہ گھٹن کچھ کم ہو۔ اور تمہارا بخار ٹھیک ہے اب؟" جواب دیتی مائرہ اسکے قریب آکر اسکے ماتھے کو چھو کر پوچھنے لگی۔

"ٹھیک ہوں میں۔" کھڑکی کے پاس کرسی رکھ کر وہیں بیٹھی وہ بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"صبح تم نے تو سچ مچ ڈرا دیا تھا ہمیں۔ شکر ہے مستقیم کو ابو نے رات ہی بلا لیا تھا اور اس نے معاملہ سنبھال لیا ورنہ تم نے تو جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔" وہ صوفے پر کشن سیٹ کرتے ہوئے ناراضگی سے بولی تھی۔ زرش خاموش رہی اور بادلوں کو دیکھتی رہی۔

"اور کیا ضرورت تھی تمہیں پولیس والوں کے سامنے آکر رضیہ سلطانہ بننے کی؟ بڑے ہینڈل کر رہے تھے نا بات کو، سچ مچ اس وقت مجھے تم پر اتنا غصہ آیا تھا کہ دل کیا تھا دو لگا دوں تمہیں۔" زرش مسکرائی تھی اسکے بال ہوا سے اڑ کر اسکے چہرے پر آرہے تھے۔

"اور بال دیکھو کتنے سوکھ گئے ہیں، پورا ہفتہ ٹائم نہیں ہوتا تو کم از کم ویک اینڈ پر تیل لگوا لیا کرو۔ بال نہیں جھاڑیاں لگ رہے ہیں۔" پشت سے اسکے کھلے بالوں کو دیکھ کر وہ بولی تھی زرش کے مطابق اسکے بال بس نیچے سے تھوڑے سے ڈیمج تھے ورنہ

www.novelsclubb.com

تو ہیلدی سٹیٹ میں تھے لیکن مائرہ کبھی بھی امی کی طرح اس بات سے متفق نہ ہوئی تھی۔مائرہ کے انداز پر زرش پلٹ کر اسکی جانب دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"آج بالکل امی کی طرح بی ہیو کر رہی ہو۔"زرش کی مسکراہٹ میں اداسی تھی،میز سے کتابیں اٹھاتا مائرہ کا ہاتھ تھما تھا۔

"امی بات بات پر کتنا ڈانٹا کرتی تھیں نا،کتنا ٹوکتی تھیں یہ کرو،وہ نہ کرو۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں کبھی انکی روک ٹوک کو مس کروں گی۔"کتابوں پر نظریں جمائے مائرہ بولی تو زرش افسردگی سے مسکرادی۔

"ویسے مائرہ تمہیں کب ڈانٹ پڑتی تھی؟اصل ڈانٹ تو بس مجھے،اوہان کو اور بابا کو پڑتی تھی۔امی کہتی تھیں کہ اللہ نے ہم تینوں کو ایک سانچے میں تیار کیا ہے۔اسی لیے ہم تینوں امی کی نظر میں سب سے زیادہ بیوقوف تھے۔"زرش کے مسکرا کر کہنے پر مائرہ ہنس دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زندگی کے وہ دن بہت خوبصورت تھے جب ہم سب بہن بھائی اور امی بابا ساتھ تھے۔اللہ سے امید ہے کہ ایک ناایک دن امی ٹھیک ہوں جائیں گی لیکن بابا وہ تو اب کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے، کبھی بھی نہیں۔" مائرہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"مائرہ آپی نرس آئی ہے امی کے لیے، جلدی آجائیں، آنی بلا رہی ہیں۔" امل تیزی سے سیڑھیوں کے آخری زینے پر کھڑی ہو کر اطلاع دے کر واپس نیچے بھاگ گئی تھی۔مائرہ فوراً نیچے کی جانب بڑھ گئی۔

زرش کی نظریں کھڑکی سے گراج میں نظر آتی گاڑیوں پر تھی۔

وہ دو ہزار سولہ کی ہی شام تھی،آج کی طرح خوبصورت اور شاید مارچ کا مہینہ تھا۔ انکے ماڈل ٹاؤن والے گھر کے باہر دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

رولر کامب میں بال الجھائے وہ بےزار سی شیشے کے سامنے کھڑی انہیں سلجھانے کی تگ ودو میں مزید الجھا رہی تھی۔کرمزی کلر کے کاٹن کے سوٹ پر اس نے لانگ جرسی پہنی ہوئی تھی۔کانوں میں سونے کے ٹاپس دور سے چمک رہے تھے۔

ٹیشو کا کلف لگا استری شدہ دوپٹہ بیڈ پر پڑا تھا۔ پورے کمرے میں دھیمی سی باڈی سپرے کی خوشبو رچی ہوئی تھی۔

ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے موبائل کی گھنٹی کے بجنے پر اس نے بلنک کرتے نام کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔

"ردا کالنگ!" اس نے سرعت سے کال اٹینڈ کی۔

"زرش کدھر ہو؟ کب سے لاؤنج میں بیٹھے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"

"میرے بال برش میں بری طرح الجھ گئے ہیں آکر انہیں سلجھاؤ۔" تھکے تھکے لہجے میں وہ اکتاہٹ سے بولی اور کال کاٹ دی کچھ ہی لمحوں بعد کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کمال کرتی ہو زرش اس لمحے تمہیں کس عقلمند نے یہ برش استعمال کرنے کا مشورہ دے دیا؟" ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اکتایا ہوا چہرہ لیے کھڑی زرش کو دیکھ کر وہ مسکراہٹ روکتے ہوئے بولی تھی۔

"امل اور حدید چھوڑتے ہیں کچھ ڈریسنگ ٹیبل پر جو عین ٹائم پر کچھ مل جائے؟ انہی دو شرارتیوں کی بدولت یہ برش استعمال کرنا پڑا۔" ردا اس کے سر پر کھڑی آہستہ آہستہ بال الگ کر رہی تھی جب وہ بولی تو ردا کو اسکی آواز میں الگ سی اداسی محسوس ہوئی۔

"اداس ہو؟" اس نے نرمی سے سوال کیا تھا۔

"پتہ نہیں شاید ڈری ہوئی ہوں۔" زرش نے دھیمی آواز میں کہا۔

"کیوں؟ یہ لمحہ تو خوشی کا ہے۔ ہم نے مل کر اسکا کتنا انتظار کیا ہے۔ کتنی دعائیں کی ہیں۔" بالوں کو سلجھاتے ہوئے ردا بولی تھی۔

"خوش ہوں لیکن ہمت جمع نہیں کر پا رہی اسکا سامنا کرنے کی۔ وہ کیسی ہو گی؟" ردا کو اسکی اداسی کی وجہ اب سمجھ آئی تھی۔

"پتہ نہیں کیسی ہو گی؟ سچ بتاؤں تو میں کوئی اندازہ نہیں لگا پا رہی۔" ردا نے برش کو بالوں سے مکمل طور پر الگ کرتے ہوئے کہا۔ اس سب میں زرش کے کچھ بال بھی

ٹوٹ گئے تھے لیکن وہ ٹوٹے بال ان بالوں سے بہت کم تھے جو زرش اس کے آنے سے پہلے ہی اس جدوجہد میں توڑ چکی تھی۔

"کل اوہان نے دراب کو کال کی تھی۔میں نے دراب سے کہہ کر اس سے بات کرنا چاہی تو اس نے انکار کر دیا۔"زرش افسردگی سے بولی تھی۔ردا نرمی سے اسی برش سے اب اس کے بالوں کو سلجھا رہی تھی۔

"مجھ سے بھی بات نہیں کرتی۔دراب کہہ رہا تھا کہ وہ کسی سے زیادہ بات نہیں کرتی بس خاموش رہ کر نا جانے کیا سوچتی رہتی ہے۔"ردا نے اس کے بالوں کو ہائی ٹیل پونی میں باندھتے ہوئے کہا۔زرش نے نامحسوس انداز میں پونی کو نیچے کرتے ہوئے اسے ڈھیلا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ ٹھیک ہو جائے گی نا؟"زرش کو دوپٹہ لیتے دیکھتے ہوئے ردا نے استفسار کیا۔

"ہم سب مل کر کوشش کریں گے تو ضرور ٹھیک ہو جائے گی۔"زرش کی آنکھوں میں اب ایک عزم تھا جو ردا کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا تھا۔

"اور درداب کہہ رہا تھا کہ جب وہ تھیراپی سیشنز لے گی تو اس ٹراما کے اثرات کو بھی کم کرنے میں کامیاب رہے گی۔"

"سب ائیر پورٹ پہنچ گئے،اور تم دونوں اس لمحے کونسی گول میز کانفرنس کر رہے ہو؟"کمرے میں داخل ہوتا اوہان ناراضگی سے بولا تھا۔

"ہم بس نکل رہے تھے۔"اوہان کے پیچھے تیزی سے نکلتے ہوئے وہ دونوں بولی تھیں۔ساتھ ہی دروازے پر کھڑے امل اور حدید کو دیکھ کر زرش نے اپنے دماغ کو ان دونوں کی متوقع جنگ کے لیے تیار کیا۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھتے وقت یقیناً اگلی سیٹ کے لیے لڑیں گے۔

"بیوٹیفل گرلز پیچھے بیٹھیں گی اور بوائز آگے۔"امل کو گاڑی کی اگلی سیٹ کی جانب بڑھتا دیکھ کر زرش اعلان کرنے کے انداز میں بولی تھی۔امل نے چونک کر زرش اور ردا کو پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔اگر حدید پیچھے بیٹھ گیا تو مطلب وہ بیوٹیفل؟اس کے ننھے دماغ نے اندازہ لگانا چاہا۔ہر گز نہیں بیوٹیفل تو امل تھی ناکہ

www.novelsclubb.com

حدید۔اسی لیے آج حدید کو بغیر کسی جنگ کے اگلی سیٹ مبارک! اگلی سیٹ کو چھوڑتے ہوئے اپنے دماغ میں اپنے لیے بیوٹیفل پرنسس کا عکس رکھتے ہوئے وہ بہت اعتماد سے پیچھے رداؤر زرش کے درمیان آکر بیٹھی تھی۔وہ واقعی بیوٹیفل تھی۔

"پتہ ہے ردا میں کیا سوچ رہی ہوں؟"اپنے دائیں جانب بیٹھی آئسکریم کھاتی ردا کو وہ کہنی سے ٹھوکہ دیتی بولی تھی۔احمد اور آمنہ وغیرہ انکے ساتھ انکی گاڑی پر آئے تھے جبکہ پھوپھو اور پھوپھا تایا جان کے ساتھ انکی گاڑی پر۔بس امی بابا، فیض بھائی اور مائرہ کا آنا باقی تھا۔

"تم سوچتی بھی ہو؟"آنکھ دبا کر وہ شرارتی انداز میں بولی تھی۔زرش اس کے کندھے پر چپت لگا کر ہنسی تھی۔آج ان دونوں کے چہرے کی خوشی نرالی تھی، بات ہی ایسی تھی۔

آخر کار وہ مشکل ترین دو مہینے گزر ہی گئے تھے جنکا گزرنا ناممکن لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ میں آمنہ کو بتاتی ہوں، اتنی اہم بات سننا تم ڈیزرو ہی نہیں کرتی۔" زرش دوسری جانب بیٹھی آمنہ کی جانب متوجہ ہوتی بولی تھی جو کچھ کھوئی کھوئی سی بیٹھی تھی۔

"آمنہ ایک بات پوچھوں؟" زرش نے آمنہ کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا۔ وہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائی۔

"ہاں پوچھو! ویسے مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم دونوں وہی زرش اور ردا ہو جنہیں دو ماہ پہلے میں چھوڑ کر گئی تھی۔ ان دو مہینوں نے سب بدل دیا ہے۔" آمنہ کی بات پر زرش اور ردا ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائی تھیں۔

"کچھ آزمائشیں بہت مشکل بالکل اندھیری رات کی طرح ہوتی ہیں جنہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ کبھی ختم ہی نہیں ہوں گی لیکن ہمیں اندازہ نہیں ہوتا اور وہ ہمارے بچھڑے دلوں کو جوڑ جاتی ہیں۔" ردا مسکرا کر بولی تھی۔

"آزمائشوں میں دل ٹوٹتے ہیں اور نئے دل بنتے ہیں۔" آمنہ آسکی بات سے متفق ہوتے ہوئے مسکرا کر بولی تھی۔

"دل کا ٹوٹنا کیسا ہے؟" زرش نے نا جانے یہ سوال کیوں کیا تھا۔ زرش کے سوال پر آمنہ مسکرائی تھی۔

"دل کا ٹوٹنا نعمت ہے۔" آمنہ کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔ ردا اور زرش دونوں کو ہی اس جواب کی امید نہیں تھی۔

"نعمت کیسے؟" وہ دونوں ہی متعجب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"تاکہ نیا دل بن سکے۔" آمنہ مسکرا کر بولی تھی۔

"ہمیں پرانے دل کے ہوتے ہوئے نئے دل کی کیا ضرورت؟" ردا کے سوال پر زرش نے اسکی جانب دیکھا جو کچھ سوچ رہی تھی وہ اب پہلے کی طرح نہیں بولتی تھی بلکہ سوچ سوچ کر جواب دیتی تھی۔ تجربے کی جس خوفناک بھٹی سے وہ گزر آئی تھی اس نے اسے سوچ سمجھ کر بولنا اور چلنا سکھا دیا تھا۔

"ہمارے گناہ ہمارے دل کو گھیر لیتے ہیں اور اسے باسی کر دیتے ہیں، بالکل ویسے جیسے میرے گناہوں نے میرے دل کو گھیر لیا تھا اسے باسی کر دیا تھا۔ میں تب اندھی ہو گئی تھی، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھی تھی۔ میں اپنی پہچان بھول گئی تھی، پاکیزہ دل والی آمنہ تو کہیں کھو گئی تھی اسکی معصومیت اسکے گناہوں کے نیچے کہیں دب گئی تھی۔ اور پھر اللہ نے اسکی زندگی میں ایک پیاری سی اپنی بندی بھیجی جو اسے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی جانب لے جائے لیکن میں نہیں سمجھی، کیسے سمجھتی؟ میں نے تو اپنے دل کی پاکیزگی کو کھو دیا تھا پھر میرا دل کیسے اللہ کی اس پیاری بندی کی پکار پر لبیک کہتا؟ میرے اندھیروں کے عادی دل کو اللہ کے پیغام کی روشنی چبھی تھی۔ میرا دل پلٹنے کو راضی نہیں تھا لیکن اللہ کو میرا بھٹکنا منظور نہیں تھا۔ اللہ جانتے تھے کہ اس دل میں اب خیر ممکن نہیں اسی لیے اللہ نے اس دل کو توڑ دیا۔" آمنہ کی آنکھیں نم تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میرا دل بہت بری طرح ٹوٹا تھا۔دل کا ٹوٹنا بہت تکلیف دیتا ہے لیکن اس تکلیف میں اللہ تنہا نہیں چھوڑتے۔مجھے بھی اللہ نے تنہا نہیں چھوڑا۔اللہ نے مجھے حوصلہ دیا کہ میں اپنے دل کو نئے سرے سے جوڑوں،اسکی ہیلنگ اللہ کی محبت سے کروں اور وہ ہیلنگ ایک نعمت ہے،وہ دل جو اللہ کی محبت سے جوڑا جاتا ہے وہ بہت سکون دیتا ہے۔اسی لیے مجھے لگتا ہے کہ دل کا ٹوٹنا برا نہیں بلکہ نعمت ہے۔"آمنہ کی بات پر زرش اور ردا کی آنکھیں بھی بھیگی تھیں۔

"ہم نے تمہیں بہت مِس کیا تھا آمنہ!"زرش نم آواز میں بولی تھی۔

"اور میں نے پہلی بار تمہاری خاطر اللہ کے آگے ہاتھ پھیلائے۔تمہاری وجہ سے مجھے احساس ہوا کہ اللہ صرف زرش کا نہیں بلکہ ہمارا بھی ہے۔"ردا کی بات پر وہ تینوں نم آنکھوں سے ہنس دی تھیں۔

www.novelsclubb.com

فون کی گھنٹی بجنے پر زرش نے آنکھیں صاف کیں اور انہیں فون کا بتا کر کمرے سے لاؤنج میں آئی جہاں سب بڑے بیٹھے باتیں کررہے تھے۔فون کان پر لگا کر اس نے سامنے والے کی بات سنی تھی۔

اسکی سانسیں، دھڑکنیں اور خون کی گردش بیک وقت رکی تھی۔فون اسکے ہاتھ سے گرا تھا۔

"زرش بیٹے کیا ہوا؟" پھوپھو نے اس سے حیرت سے سوال کیا تھا۔اسکے جسم سے جیسے سارا خون نچھڑ گیا تھا۔

"اوہان؟ اوہان کہاں ہے؟" اسکی کانپتی ہوئی آواز نکلی تھی۔

"ابھی چھت پر گئے ہیں اوہان بھائی۔" احمد تیزی سے بولا تھا۔سب اسکی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔وہ سیڑھیوں کی جانب بھاگی تھی۔

"زرش بیٹے کیا ہوا ہے؟ کس کا فون تھا؟" پیچھے سے پھوپھو نے آواز لگائی تھی۔

"یااللہ بس خیر ہو۔" وہ اس کے پیچھے ہی بھاگی تھیں۔

وہ پاگلوں کی طرح ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔وہ بالکل حواس باختہ ہو چکی تھی۔یہ خبر اس کے دماغ کو ماؤف کر گئی تھی۔ایک ہی وقت میں وہ دو دو تین تین زینے پھلانگتی اوپر آ گئی۔

"اوہان!" چھت کی دہلیز پر کھڑے،اس نے گلا پھاڑ کر آواز لگائی تھی۔اوہان اسکی حالت دیکھتا تیزی سے اسکی جانب بھاگا آیا تھا۔ناجانے گیلری کی لائٹس کو کیا ہو گیا تھا کل رات سے چل نہیں رہی تھیں اسی لیے وہ خود بورڈ چیک کرنے آیا تھا شاید کنیکشن کا مسلئہ تھا۔

"اوہان بھائی....امی بابا.."اپنی آواز کی لرزش اور آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے اس نے کہنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"زرش کیا ہوا ہے بتاؤ؟ وہ ٹھیک ہیں؟"اسکی حالت جس بات کی طرف اشارہ کر رہی تھی وہ اسکی سانسیں روکنے کے لیے کافی تھی۔اتنے میں نیچے سے پھوپھو اور تایا جان بھی اوپر آ گئے تھے۔

"نہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔...وہ...فون آیا ہے۔انکی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ مائرہ فیض بھائی امی بابا سب ہاسپٹل ہیں۔"اسکے منہ سے بے ربط جملے نکل رہے تھے،اوہان نے ایک صدماتی نظر اس پر ڈال کر نیچے کی جانب دوڑ لگائی۔اور زرش بھی اسکے پیچھے بھاگی۔

سارہ پھوپھو نے ایک صدماتی نظر آسمان پر ڈالی۔

"ایک آزمائش ابھی ختم ہی نہیں ہوئی کہ دوسری آزمائش؟"کچھ دیر پہلے وہ چاروں بہن بھائی اکٹھے ائیر پورٹ سے واپس لوٹے تھے۔تایا جان اور پھوپھو کی بھی مکمل فیملی انکی طرف تھی۔ناجانے کتنے عرصے بعد ایک دم سے خوشیاں لوٹ آئی تھیں لیکن وہ انجان تھے کہ یہ دورانیہ کچھ لمحوں کا ہی تھا۔مائرہ فیض بھائی اور امی بابا ایک ہی گاڑی میں تھے۔انہوں نے کھانے پینے کا سامان لے کر ہی واپس آنا تھا۔

واپس...؟آج تک کس کی واپسی یقینی رہی ہے؟انکی بھی یقینی نہ تھی...!

www.novelsclubb.com

زرش کی آنکھ سے ایک آنسو اسکے بازو پر آ گرا۔ وہ دن عجیب تھا انہیں لگا تھا کہ انکے بچھڑے واپس ملنے جا رہے ہیں لیکن اس دن نے انہیں ملانے کے بجائے ہمیشگی کی جدائی کا خوفناک تحفہ دیا تھا۔ زرش کے چہرے پر آسمان سے ایک پانی کا قطرہ آ گرہ تھا۔ سرمئی پانی سے بھرے بادلوں نے یکایک بارش کے قطروں کی صورت اپنا بوجھ نیچے گرانا شروع کر دیا۔

"اللہ! زندگی میں آپکے بندے آتے ہیں لیکن پھر بچھڑ بھی جاتے ہیں، سب ساتھ نبھانے کا عہد کرتے ہیں لیکن کوئی بھی عہد کے مطابق ہمیشہ ساتھ نہیں رہتا، سب چھوڑ جاتے ہیں اگر کوئی نہیں چھوڑتا تو وہ آپ ہیں۔ میں اندھیرے میں ہوں یا روشنی میں، تنہا ہوں یا بھیڑ میں، آسانی میں ہوں یا سختی کا سامنا کر رہی ہوں چاہے کسی بھی حالت میں ہوں آپ ساتھ ہوتے ہیں۔ ہم یتیم ہو گئے ہمارے اپنوں نے ہمیں ٹھوکریں مار کر پرایا کر دیا لیکن اللہ آپ نے نہیں چھوڑا۔ ہم سے ایک چھت چھنی تو آپ نے سڑک پر نہیں آنے دیا بلکہ دوسری چھت فراہم کی وہ بھی چھن گئی تو تیسری فراہم کی۔ بس تنہا نہیں چھوڑا۔ اللہ یہ آزمائش مشکل ضرور ہے لیکن میں

جانتی ہوں آپ میرے ساتھ ہیں۔اللہ مجھے صبر اور ہمت دیں۔اور میرے لیے آسانی فرمائیں۔" کھڑکی میں بیٹھے بارش برساتے ہوئے آسمان کو تکتی ہوئی وہ گلابی اور سفید امتزاج کالان کا سوٹ پہنے ہوئے نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی آسمان پر پھیلے سفید بادلوں کا حصہ لگ رہی تھی۔زرش نے بے اختیار اپنی دونوں باہیں سامنے کو پھیلا دیں۔اسکے کھلے بال اڑاڑ کر چہرے پر آرہے تھے۔بارش کے ننھے ننھے قطرے اسکی ہتھیلیوں کو بھگو رہے تھے۔

گھر کا گیٹ کھلا تھا اور وہ تیزی سے بھیگتا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا۔تیزی سے وہ گراج میں آیا تھا۔سارے کپڑے بھیگ چکے تھے اس نے اندر لاونج کو جاتے صاف ستھرے چمکتے ہوئے ماربل کو دیکھا اگر وہ یوں ہی اندر چلا گیا تو یقیناً کچھ دیر پہلے کی گئی صفائی کا صفایا ہو جانا تھا۔اپنے سر کے بالوں کو جھاڑتے ہوئے اسکی نظر لان کی اوپر والی کھڑکی پر گئی اور وہیں تھم گئی۔

www.novelsclubb.com

سفید کھڑکی کے کھلے پٹوں سے نظر آتی وہ ان شہزادیوں میں سے ایک شہزادی لگی تھی جو کہانیوں میں سفید چوٹیوں پر قید اپنے شہزادوں کا انتظار کر رہی ہوتی تھیں۔ اتنی دور سے بھی وہ دیکھ سکتا تھا کہ اسکی آنکھوں کا شہد رنگ ہلکا پر چمکدار تھا۔ اسکی رنگت سنہری مائل سرخ و سفید تھی اور کھڑی ناک بے حد مغرور محسوس ہوتی تھی۔ وہ کسی خواب کی سی صورت میں سر اٹھائے بلندی پر کھڑی اس شہزادی پر نظریں جمائے کھڑا تھا، وقت شاید ٹھہر گیا تھا، لمحے تھم گئے تھے اور بارش کے قطرے فضا میں ہی منجمد ہو گئے تھے۔

بارش رک چکی تھی اور ہوا چلنے لگی تھی اس کے گیلے بال لٹوں کی صورت اسکے چہرے کو چھو رہے تھے۔ اسی لمحے اس نے چہرہ نیچے کی جانب موڑا تھا۔ اس سے نظر ملتے ہی اسکی آنکھوں میں پہلے حیرت اتری پھر وہ کھڑکی سے تیزی سے ہٹ گئی۔ اسی لمحے جیسے کوئی طلسم سا ٹوٹا تھا۔ سحر، خیال اور خواب سب غائب ہوا تھا اور وہ جیسے ہوش میں آیا تھا وہ چونک کر آگے کو بڑھ گیا۔ لاؤنج کے دروازے پر آ کر وہ

رک گیا تھا اسے خود پر حیرت ہوئی تھی ہمیشہ اسے ہی دیکھ کر وہ مسحور اور بے خود کیوں ہو جاتا تھا؟

اسی لمحے اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا۔

"امی اپنی کس بھانجی کا مجھ سے رشتہ کرنا چاہتی تھیں؟" سوال کے ساتھ جواب بھی واضح تھا۔

"اوہ شٹ!" صفائی کا خیال کیے بغیر وہ تیزی سے خدیجہ بیگم کی کمرے کی جانب بھاگا تھا۔

بارش تھم چکی تھی اسکی نظر جیسے ہی نیچے گراج کی جانب گئی وہاں مستقیم جبرائیل کو خود کو یک ٹک تکتے پایا تو چونک کر کھڑکی سے پیچھے ہٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا واقعی وہ مستقیم جبرائیل تھا؟" نا جانے کیوں اسے حیرت ہوئی تھی اس کے وہاں موجود ہونے پر نہیں بلکہ اس نے اس ایک سیکنڈ کے نظروں کے ٹکراؤ میں اسکی آنکھوں میں کچھ ایسا تاثر محسوس کیا تھا جو اسے چونکا گیا تھا۔

کچھ سوچ کر وہ دوبارہ کھڑکی میں آگے ہوئی مگر اب گراج خالی تھا۔

"وہ واقعی وہاں موجود تھا یا یہ اسکا وہم تھا؟" وہ سوچ کر رہ گئی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••

خدیجہ بیگم کا کمرہ خالی تھا وہ سیدھا کچن کی جانب بڑھ گیا جہاں ملکہ کھڑی برتن دھو رہی تھی اور امل زوہا میز کے گرد بیٹھیں بادام توڑ رہی تھیں۔

"زوہا بچے نانو کدھر ہیں؟" وہ کچن میں داخل ہوتا سوال کر رہا تھا۔

"نانو امل کی ماما کے کمرے میں ہیں، نرس آئی ہوئی ہے۔" مستقیم کو یاد آیا تھا امی نے بتایا تھا کہ انکی بہن قومہ میں ہے لیکن جب وہ کچھ سال پہلے زرش کے محلے گیا تھا تب تو اسے معلوم ہوا تھا کہ زرش کے دونوں والدین کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے ہیں۔

"کچھ چاہیے مستقیم؟" اتنے میں نویرہ کچن میں داخل ہوئی تھی۔

"نہیں بس امی کو دیکھنے آیا تھا۔" نویرہ برنر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"امی آنی کو نہلا رہی ہیں تھوڑا انتظار کر لو۔اور بھوک لگی ہے ؟"نویرہ کے سوال کرنے پر اس نے سر نفی میں ہلا دیا۔وہ وہیں کرسی کھینچ کر امل اور زوہا کے پاس بیٹھ گیا۔

"کیا پک رہا ہے ؟"ایک بادام اٹھا کر اس نے سوال کیا۔

"اب کے لیے پلاؤ بالکل تیار ہے،شام کے لیے بیف چلی بنا رہی ہوں۔"

"ماموں بادام مت کھائیں یہ ختم ہو جائیں گے،میں اور امل خالہ یہ بادام کھیر کے لیے توڑ رہے ہیں شام کو مہمانوں کو کھلانی ہے۔"زوہا کے چیخ کر کہنے پر نویرہ نے اسے گھورا تھا۔

"ماموں کھا رہے ہیں تو کھانے دو آپ دونوں اور توڑ لو۔"وہ ڈانٹتے ہوئے بولی تھی۔

"کون آرہا ہے ؟"مستقیم نے چونک کر سوال کیا تھا۔

"بڑے ابا اور امی ابو کی کوئی کزن آئی ہیں امریکہ سے اپنے بیٹوں کے ساتھ انکی شام دعوت ہے۔"

"زرش خالہ کے ہونے والے دلہا اور سسرالیوں کی دعوت ہے۔" زوہا نے آہستگی سے مستقیم کے کان کے قریب کھسکتے ہوئے بریکنگ نیوز دی تھی جو مستقیم کے لیے تہلکہ خیز خبر ثابت ہوئی تھی بادام کی تھال کے جانب بڑھتی اسکی انگلیاں تھمی تھیں اس نے گردن اٹھا کر زوہا کی جانب دیکھا اسکی آنکھوں میں حیرت در آئی اس نے الجھن سے نویرہ کو دیکھا تھا نویرہ کی خاموشی پر اسکی آنکھوں میں بے یقینی ظاہر ہوئی تھی۔

"اوہو! ماموا پنے ہی ہیں ان سے کیا چھپانا؟" امل کے زوہا کو گھورنے پر زوہا نے امل کو تسلی دی تھی۔

"زرش کے رشتے کے لیے آرہی ہیں؟" مستقیم نے براہ راست نویرہ کے سامنے جا کر اس سے پوچھا تھا، نویرہ اس کے یوں سوال کرنے پر چونکی تھی اسکے لہجے میں کچھ ٹوٹا سا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی تو صرف بڑوں کی آپس کی بات ہے، لیٹس سی!"نویرہ کا اطمینان سے کہا گیا جملہ اسے بے چین کر گیا تھا۔

وہ خاموشی سے کچن سے نکل گیا۔

"کیا ہی اچھا ہوتا مستقیم جبرائیل اگر تم مان جاتے، ہماری زرش تو کیا اس جیسی لڑکی بھی اب تم چراغ لے کر ڈھونڈو گے تو نہیں ملے گی۔ ناجانے کیسے لوگ ہیں وہ جن میں منی جانے والی ہے۔"نویرہ سالن میں چمچ ہلاتے ہوئے حسرت سے بولی تھی۔

اسکی بات پر امل اور زوہا نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔اس بات کی خبر انہیں پہلے کیوں نہیں ہوئی؟

"تمہارے ماموں نے میری آپی کو ریجکٹ کر دیا؟"امل دھیمی آواز میں صدمے سے بولی تھی۔زوہا بھی اسکی طرح شاک لگ رہی تھی۔

"ماما بادام اٹھالیں۔ ہم جارہے ہیں۔"نویرہ کو اطلاع دیتی ایک ہاتھ سے باداموں کی مٹھی بھرتی وہ امل کا ہاتھ تھام کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ٹورے کتنے ہیں؟ سارے تو اٹھا لے گئے۔" نویرہ کی آواز کو نظر انداز کرتی وہ سیڑھیوں کے نیچے کھڑی ہو گئیں۔

"مستقیم ماموں نے کیوں انکار کیا؟ زرش خالہ تو اتنی پیاری اور سویٹ ہیں اور تو اور وہ بہت ٹیلنٹڈ اور انٹیلیجنٹ بھی ہیں۔" ایک بادام منہ میں ڈالتے ہوئے زوہا الجھے انداز میں سوال کر رہی تھی۔

"نویرہ باجی بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں، تمہارے ماموں کو چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی میری آپی جیسی کوئی نہیں ملے گی۔" امل غصے سے بولی تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی اسکی زرش آپی کو بھی ریجکٹ کر سکتا ہے نا ممکن!

"ماموں کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، کتنا اچھا ہوتا اگر زرش خالہ بھی مائرہ ممانی کی طرح میری ممانی بن جاتیں۔" زوہا افسوس سے بولی تھی۔ امل نے اسکے ہاتھ سے کچھ بادام لیے تھے۔

"اصل میں تمہارے ماموں میری آپی کو ڈیزرو ہی نہیں کرتے۔اچھا ہوا انہوں نے خود ہی منع کر دیا ورنہ میں زرش آپی کو منع کرنے کو کہہ دیتی۔لاکھوں میں ایک میری آپی ہیں خوبصورت، ٹیلنٹڈ، انٹیلیجنٹ اور تو اور سائیکالوجسٹ بھی ہیں۔اور تمہارے ماموں کچھ بھی نہیں میری آپی کے سامنے۔"امل غصے سے بادام چباتی ہوئی بولی تھی۔اسکی بات پر زوہا کا منہ کھل گیا تھا۔

"ایسے تو نہ کہو میرے ماموں بھی ہینڈسم، ٹیلنٹڈ، حافظِ قرآن، بہادر اور تو اور وہ کراچی میں ڈپٹی کمشنر بھی ہیں۔"زوہا کے منمنانے پر امل نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"اچھا تو تم کہنا چاہتی ہو وہ میری آپی سے بہتر ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"بالکل نہیں، زرش خالہ بیسٹ ہیں، کیا زرش خالہ کو پتہ ہے کہ ماموں نے انہیں ریجکٹ کر دیا؟"سیڑھیاں اترتی زرش کے قدم زوہا کی بات پر رکے تھے۔وہ دونوں آہستہ بول رہی تھیں لیکن اتنا آہستہ بھی نہیں کہ سیڑھیاں اترتی زرش کے

اور سیڑھیوں کے ساتھ موجود خدیجہ بیگم کے کمرے میں انکا انتظار کرتے مستقیم کے کانوں میں جانے سے انکی آواز محفوظ رہتی۔

"پتہ نہیں لیکن اگر انہیں پتہ ہوا تو وہ بہت ہرٹ ہوئی ہوں گی۔" امل کے دل کو کچھ ہوا تھا اپنی بہن کی اس بے قدری پر۔ وہ پچھلے دنوں ہرٹ تھی اور اسے احساس تک نہ ہوا، امل تم کتنی بری بہن ہو۔ وہ سوچ کر رہ گئی۔

"زرش خالہ؟" امل کے ہاتھ پر چٹکی کاٹ کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کرتی زوہا کی آواز گم ہوئی تھی۔ ان دونوں کے متوجہ ہونے پر زرش باقی زینے اترتی انکے قریب آگئی اپنے قد کے برابر امل اور خود سے ایک فٹ چھوٹی زوہا کو دیکھا اور امل کی جانب ہلکا سا جھکی، مسکرائی اور پھر بولی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ سے محبت کرنے والے دل اتنے بے مول اور کمزور نہیں ہوتے کہ کسی بھی نامحرم شخص کے ریجکٹ کرنے سے ہرٹ ہو جائیں بلکہ اللہ سے محبت کرنے والے دل بہت مضبوط ہوتے ہیں کیونکہ انکی امیدیں لوگوں کی بجائے اللہ سے جڑی ہوتی

ہیں۔"اسکے اعتماد سے کہنے پر امل کی آنکھوں میں فخر اترا تھا ایک دم سے امل کو لگا کہ اسکے دل پر پڑا بوجھ ہلکا ہو گیا وہ مسکرادی، "زرش عام لڑکی نہیں تھی وہ امل کی بہن تھی یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ عام ہوتی۔"امل نے فخر سے سوچا تھا۔

وہ سیدھی ہوئی تو اسکی نظر سیدھی آنی کے کمرے کی دہلیز پر کھڑے خود کو تکتے مستقیم جبرائیل پر گئی تھی۔

"زرش بات سنیں!"اس پر سے نظر ہٹا کر وہ جیسے ہی پلٹی مستقیم کی پکار نے اسکے قدم جکڑے تھے۔اسکے ساتھ امل اور زوہا بھی چونکی تھیں۔

"کیا ماموں نے بھی ہماری بات سن لی؟"زوہا پلٹ کر مستقیم کو دیکھ کر صدمے سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں اپنا والیم کنٹرول کرنا چاہیے۔"امل مستقیم کو گھورتی بولی تھی جو زرش کی جانب متوجہ تھا۔

زرش اسکی جانب پلٹی۔وہ اسکے سامنے آکھڑا ہوا۔

"اسلام علیکم! کیسی ہیں آپ!"اس نے نرمی سے سوال کیا تھا۔

"وعلیکم السلام! الحمداللہ آپ کیسے ہیں؟"تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے اس نے جواب دیااور اخلاقیات کو سامنے رکھتے ہوئے اسکی خیریت بھی دریافت کی۔

"میں بھی بالکل فٹ! یقیناً آپ مجھے پہچان تو گئی ہوں گی سائیکالوجسٹ کانسلر زرش فاطمہ؟ آخر میں آپکا کلائنٹ ہوں۔"اسکے غیر متوقع جملے پر زرش دھیما سا مسکرائی تھی جبکہ امل اور زوہا نے صدمے سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"بالکل! ڈپٹی کمشنر مستقیم جبرائیل، پہچان گئی ہوں آپ کو۔اور آپ کا بہت شکریہ صبح کے لیے۔"زرش کے نرمی سے اعتراف اور مشکور ہونے پر وہ مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں شکریہ کی ضرورت نہیں۔ہم اب فیملی ہیں اور فیملی ممبرز کاایک دوسرے کا خیال رکھنا احسان نہیں بلکہ احساس ہوتا ہے۔"زرش نے صرف مسکرا کر سر کو اثبات میں جنبش دینے پر اکتفاء کیا۔جبکہ زوہا میٹھا سا مسکرائی تھی اور امل نے مستقیم

کو گھورا تھا اسے جب سے مستقیم کے زرش کو ریجکٹ کر دینے کی بات پتہ چلی تھی تب سے اسے زوہا کا پیارا اماموں مستقیم جبرائیل زہر لگ رہا تھا۔

"ویل! اب ہم فیملی ہیں تو یقیناً آپ کانسلنگ کی فیس بھی نہیں لیں گی؟" مستقیم کے شرارت سے سوال کرنے پر زرش نے اسے چونک کر دیکھا۔

"آپ کی کانسلنگ کے دوران میں آپکی فیملی کا حصہ نہیں تھی اسی لیے آپ فیس پوری پوری ادا کریں گے۔اب جب آپ فیملی کا حصہ ہیں تب بھی آپ فیس پوری ہی ادا کریں گے کیونکہ فیملی اپنی جگہ اور پروفیشن اپنی جگہ! اور آپ نے میری زندگی کے مشکل ترین لمحات میں میرا محافظ بن کر مجھ پر جو احسان کیا ہے وہ احسان تو میں چکا نہیں سکتی لیکن آپ مجھے زندگی کے ہر لمحے اپنا مددگار پائیں گے۔" زرش کی سنجیدگی سے کی گئی بات پر مستقیم کو وہ شام یاد آئی تھی جب وہ پہلی بار زرش سے ملا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے اپنے محافظ کے حوالے سے بھی پہچانتی ہیں؟" وہ متعجب سا مسکرایا تھا ناجانے کیوں اسے امید نہیں تھی کہ وہ اسے پہچانے گی۔

"میں اپنے محسنین کو نہیں بھولتی!" اسکی بات پر وہ متاثر ہوا تھا۔

امل اور زوہا مکمل آنکھیں کھولے کبھی ان دونوں کو دیکھتیں اور کبھی ایک دوسرے کو۔

"مزید کوئی سوال یا میں جاؤں؟" زرش کے اجازت مانگنے پر ناجانے کیوں وہ ہنس دیا تھا۔

"نہیں شکریہ! مزید کچھ نہیں۔" وہ مسکرا کر بولا تو زرش کچن کی جانب بڑھ گئی جبکہ مستقیم کی گہری مسکراہٹ کو امل اور زوہا نے مشکوک نظروں سے گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے سے باہر کی جانب کھڑی زوہا اور امل کو دیکھ کر وہ چونکا تھا کانوں کی لو کو چھوتے، اسکے ہونٹ سمٹے تھے اسنے آئی بروز اٹھا کر انکی موجودگی کی وجہ پوچھی تو امل آنکھیں گھما کر ہونہہ کرتی زوہا کا ہاتھ تھام کر وہاں سے زرش کے پیچھے کچن کی

جانب بڑھ گئی۔ مستقیم اسکے ایٹیٹیوڈ پر پیچھے حیران کھڑا رہ گیا۔ لیکن پھر مسکرا دیا آج اس نے آخر کار اس سے بات کی تھی جس سے وہ کئی بار اپنے خیالوں میں مخاطب رہ چکا تھا۔ موبائل کی گھنٹی پر وہ چونکا تھا پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا تو موبائل سکرین پر 'بن یامین کالنگ 'بلنک کر رہا تھا۔

"ہیلو اسلام علیکم !ارے اماں وڈی کیسی ہیں آپ ؟" حیران ہوتا وہ فون کان پر لگا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جو ابو بکر کے کمرے کے بالکل ساتھ تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آج ابھی اس وقت ؟...آپ کڑک سی چائے بنائیں میں آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں۔" مسکرا کر کہتا وہ بند دروازے کے پیچھے گم ہو گیا۔

•••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

گھر میں رونق سی لگی ہوئی تھی۔ چاروں طرف سب سے زیادہ بڑے ابا کے قہقہے گونج رہے تھے، صد شکر بڑے ابا کے کانوں تک ابھی زرش کی کلائنٹ کی خود کشی کی خبر نہیں پہنچی تھی۔ سب کھانا کھا چکے تھے اب چائے کا دور چل رہا تھا۔ سب

لاؤنج میں بیٹھے بڑے ابا کی خوش گپیوں کو چائے کے ساتھ خود میں انڈیل رہے تھے۔ بڑے ابا، محمود چچا اور اپنی آپا نسیم کی بڑی بیٹی ثمرین اور اسکے چھوٹے بیٹے سعد کے ساتھ موجود تھے۔

"بس میں تو چاہتا ہوں عید کے بعد حسن کی بیٹی کے ساتھ ساتھ تمہاری بہن کی بھی منگنی کر دیں۔" بڑے ابا خوشگواری سے اوہان کو پاس بلا کر اس سے بولے تھے۔

اوہان نے جبرائیل صاحب کی جانب دیکھا تھا۔

"اتنی جلدی بڑے ابا؟" جبرائیل صاحب بولے۔

"ہاں تو کیا برائی ہے ثمرین ایک ہی دن دونوں بیٹوں کا فنکشن بھگتا لے گی، اب کیا وہ الگ الگ دونوں کے فنکشن کرے گی؟" بڑے ابا کو جبرائیل صاحب کا بولا بے تکا لگا تھا۔ اوہان نے سامنے بیٹھے سعد کی جانب دیکھا جس سے زرش کا رشتہ طے کرنا تھا بظاہر تو وہ اچھا ہی لگ رہا تھا لیکن وہ بغیر جانچ پڑتال کے رسک نہیں لے سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بڑے ابا! آپ بچے پر پریشر مت ڈالیں۔اسے وقت دیں وہ سوچ کر پہلے اپنی رضامندی ظاہر کرے پھر ہی منگنی کی بات کی جائے۔" جبرائیل صاحب سنجیدگی سے بولے تھے۔

"کیا مطلب ابھی رضامندی ظاہر کرنی ہے؟ کیا میرا کہنا کافی نہیں ہے؟ ارے حسن نے تو میرے کہنے پر ایک سوال تک نہیں کیا بلکہ فوراً سر جھکا دیا اس کل کے بچے کو کیا اعتراض ہے؟" بڑے ابا کے اوہان کو دیکھ کر ترش انداز میں کہنے پر کچن میں کھڑی زرش نے مائرہ کو دیکھا۔

"بڑے ابا اعتراض نہیں ہے بس وقت چاہیے سوچنے کے لیے۔میری بہن بابا کے بعد میری زمے داری ہے، میرے لیے آسان نہیں ہے اسے یوں خود سے اتنا دور امریکہ بھیج دینا۔آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔" اوہان تحمل سے بولا تھا۔

"تو اس میں بھی ایسا کیا ہے سب لڑکیاں جاتی ہیں شادی کے بعد دور، یہ اپنی ثمرین بھی تو گئی تھی شادی کے بعد امریکہ ،اسکے گھر والوں یا اسے تو کوئی اعتراض نہیں تھا

www.novelsclubb.com

پھر تمہاری بہن کیا شیشے کی گڑیا ہے؟" بڑے ابا کی بات پر وہ خاموش سا ہو گیا وہ انہیں کیسے سمجھاتا کہ اپنوں کو خود سے دور بھیجنا اور وہ بھی انجان لوگوں میں آسان نہیں ہوتا؟ تبھی اسکی نظر لاؤنج میں زریب بھائی کے پیچھے داخل ہوتے تایا جان پر پڑی وہ ایک دم چونکا۔

"اسلام علیکم!" حسن آفندی نے سلام کیا تھا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اوہان نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔ حسن آفندی جہاں تھا وہیں رک گیا۔

"آپکو کس نے بلایا ہے؟" اب کی بار اسکی آواز تیز تھی سب نے حیرت سے اوہان کی جانب دیکھا شاید پہلی بار وہ کسی بڑے سے یوں بدتمیزی سے بات کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

خدیجہ بیگم، ابو بکر، نویرہ سب کے ماتھے پر حسن آفندی کو دیکھ کر بل آئے تھے۔

جبرائیل صاحب نے اٹھ کر اوہان کے قریب آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش ہونے کو کہا۔

"میں نے بلایا ہے، کیا اعتراض ہے تمہیں؟ تمہارے باپ کا سگا بھائی ہے۔" مائرہ تیزی سے کچن سے باہر آئی تھی۔اور زرش وہ کچن کے دروازے پر ہی رک گئی تھی۔

"جو سب انہوں نے ہمارے ساتھ کیا اس کے باوجود بھی آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا اعتراض ہے مجھے؟" اوہان نے حیرت سے پلٹ کر بڑے ابا سے سوال کیا تھا۔

"آواز نیچی رکھو آج تک تمہارے باپ کے باپ کی ہمت نہیں ہوئی مجھ سے اونچی آواز میں بات کرنے کی اور تم بالش بھر کے لڑکے مجھ سے سوال کر رہے ہو۔" بڑے ابا سختی سے بولے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اوہان بیٹا ادھر آؤ، یہاں بیٹھو!" جبرائیل صاحب نے اسکا بازو تھام کر اسے صوفے پر بٹھا دیا اور مائرہ کو پانی لانے کا اشارہ کیا۔

"آپ سب بیٹھیں! بیٹھ کر تحمل سے بات کریں۔" جبرائیل صاحب کے اشارے پر سب بیٹھ گئے۔

"اب دونوں گھروں کی بیٹیاں ایک گھر کی بہوئیں بننے والی ہیں تو بہتر ہے کہ پرانے گلے شکوے بھلا کر ایک ہو جایا جائے۔ خون کے رشتوں میں جتنی بھی دوری آجائے وہ چھوٹتے تو نہیں ہیں۔" ثمرین نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جب بڑے بچوں کو کمزور جان کر ان کے ساتھ ظلم کریں گے تو رشتے چھوٹیں گے ہی!" خدیجہ بیگم تلخی سے بولی تھیں وہ کس طرح اس شخص کو برداشت کر رہی تھیں یہ وہ ہی جانتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا جس وقت مجھے ان بچوں کے سر پر ہاتھ رکھنا تھا اس وقت میں ظالم بن گیا، میں معافی مانگتا اچھا تو نہیں لگتا لیکن ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔" وہ اوہان کی جانب ہاتھ جوڑ کر بولے تھے، اس لمحے اوہان کو کیا کیا یاد نہیں آیا تھا۔

"میرے باپ سے اور مجھ سے کب معافی مانگنے کا ارادہ ہے حسن آفندی؟" لاؤنج کے دروازے پر کھڑے مستقیم کو دیکھ کر سب چونکے تھے۔ زرش نے بھی حیرت سے گردن موڑ کر تنے ہوئے تاثرات لیے مستقیم جبرائیل کو دیکھا تھا، وہ دوپہر کے بعد اسے اب نظر آیا تھا۔

"لو ایک دیو داس کم تھا جو دوسرا بھی آگیا۔" بڑے ابا اپنی لاٹھی کو سامنے کی جانب کھڑا کر کے اس پر ہاتھ جماتے ہوئے چڑ کر بڑبڑائے تھے۔

"مستقیم اس وقت نہیں!" جبرائیل صاحب کی تنبیہہ پر وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تبھی اسکی نظر سامنے صوفے پر اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھی اس نام کی پھوپھی پر گئی جس سے جبرائیل صاحب کی شادی کروانے کے لیے بڑے ابا نے ان سب کو گھر سے نکالا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بڑے ابا ماضی میں جو کچھ ہوا وہ قابل فراموش نہیں ہے، میرا خیال ہے بچوں پر یوں رشتوں کو تھوپنے سے دوریاں کم نہیں بلکہ مزید بڑھیں گی۔ اس لیے بہتر ہو گا

کہ اس بات کو یہیں رہنے دیا جائے اور اس بات پر آیا جائے جو ہم کر رہے تھے۔"

جبرائیل صاحب حسن آفندی کو دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

"اپنے بھائی کے بچوں کے ساتھ مجھ سے اور میرے خاندان سے جو زیادتی ہوئی وہ میں مانتا ہوں لیکن مستقیم کے ساتھ میں نے کوئی زیادتی نہیں کی۔" حسن آفندی دھیمی آواز میں بولا تھا اسکے چہرے پر گہرا ملال اور شرمندگی کے ساتھ سچائی کا رنگ بھی تھا۔ مستقیم ضبط کر کے رہ گیا وہ کہنے کو بہت کچھ کہہ سکتا تھا لیکن اپنے باپ کی خاطر خاموش ہو گیا۔ جبرائیل صاحب نے بھی گہرا سانس لیا۔

"او ہاں میاں تمہاری ناراضگی اپنی جگہ! تمہارا تایا خود تم سے معافی مانگ رہا ہے اور وہ تمہارے نقصان کو بھی پورا کرنے کے لیے تیار ہے لیکن اسے تھوڑا وقت چاہیے۔ اسی لیے پرانی رنجشیں بھلاؤ اور ہنسی خوشی اپنی بہن کو بیاؤ۔" بڑے ابا او ہاں کو سمجھانے کے انداز میں بولے تھے۔

"کچھ دنوں میں تمہاری پھوپھی سارہ بھی کویت سے اپنے بچوں کے ساتھ آرہی ہے منگنی کے لیے تو بہتر ہے تم بھی ساتھ ہی اپنی بہن کی منگنی نمٹالو۔" بڑے ابا کے اگلے مشورے پر مستقیم نے چونک کر کچن کے دروازے پر کھڑی زرش کو دیکھا جو اسکی جانب متوجہ نہ تھی دوسری نظر اس نے ثمرین پھوپھو کے بیٹے پر ڈالی جو پہلی نظر میں ہی اسے چھچھورا لگا تھا۔

"سیریسلی بڑے ابا نے زرش کے لیے اس چھچھوندر کو چنا ہے؟" وہ تلخی سے سوچ کر رہ گیا۔

"بڑے ابا حتمی جواب ہم ابھی نہیں دے سکتے ہمیں سوچنے کا وقت چاہیے۔" اوہان دوٹوک انداز میں بولا اور صرفے سے اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہان اگلے ہفتے سارہ آرہی ہے تو تم سب بہن بھائیوں کا کھانا میری طرف ہے۔ اور کچھ نہیں اپنے باپ کا اکلوتا بھائی سمجھ کر تم سب آجانا۔" اسکے پیچھے تایا جان کے کھڑے ہو کر کہنے پر اوہان خاموش سا ہو گیا، وہ اس وقت انہیں کوئی جواب نہیں

دیناچاہتاتھاکیونکہ وہ جانتاتھاکہ اس وقت وہ اگر کچھ بولاتووہ بدتمیزی کے دائرے میں ہی آئے گا۔

"ٹھیک ہے تایاجان ہم آجائیں گے۔" مائرہ فوراً سے بولی تواوہان نے چونک کراسکی جانب تعجب سے دیکھااور خاموش ہو گیا۔

••••••••••••••••••••••••••

"مائرہ تایاجان کی فیملی نے اصل زیادتی تمہارے ساتھ کی ہےاور تم ان سے ملنے کو راضی ہو؟" سب کے واپس چلے جانے پر مائرہ اوپر آئی تھی اوہان ناراض ساتھا۔

"اوہان جو ہوناتھاہو چکا۔مجھے کوئی پچھتاوٗا نہیں ہے، میں سب کو معاف کرچکی ہوں۔اور کتنے سال گزر گئے ہیں ہم پھوپھو سے نہیں ملے کیاہم میری وجہ سے بابا کے بہن بھائیوں کو چھوڑدیں گے؟ اوہان جو کچھ ہواتھااسکے پیچھے کی اصل وجہ سے تم واقف ہو پھر تایاجان سے قطع تعلق ہونے کافائدہ؟ انکاتواپناگھر بکھر کررہ گیاہے اور تایاجان نے باباکے بزنس کے تمام شیئرز کے پیسے بھی ہمارے اکاؤنٹس میں

ٹرانسفر کروا دیے ہیں بس گھر ہی رہتا ہے، وہ بھی ایک دن ہم حاصل کر ہی لیں گے۔"

"تو واقعی کچھ دنوں میں ہم لنچ کے لیے اس گھر میں جانے والے ہیں جہاں سے نکالے گئے تھے؟" اوہان کے سوال پر مائرہ خاموش سی ہو گئی، اس گھر سے تو اس کی بھی کئی تکلیف دہ یادیں وابستہ تھیں۔

"نہیں! تایا جان اسلام آباد والے گھر کی بات کر رہے تھے۔" پیچھے سے آتی جوس لاتی زرش بولی تو اوہان اپنی بہنوں کو دیکھتا رہ گیا۔

"اوہان! صرف بابا کے لیے، وہ نہیں ہیں تو ہمیں انکے رشتوں کو سنبھالنا ہے۔ دل بڑا کر کے انکو معاف کرنا ہے، بابا نے ہمیں معاف کرنا سکھایا ہے۔" زرش نرمی سے بول رہی تھی وہ تینوں اس وقت اوپر لاؤنج میں موجود تھے۔ اوہان نے سنجیدگی سے انکی جانب دیکھا۔

"ٹھیک ہے صرف بابا کے لیے۔" اسکی بات پر مائرہ اور زرش مسکرا دی تھیں۔

www.novelsclubb.com

زرش کو اگلے ہفتے کا انتظار تھا کتنے سالوں بعد بالآخر وہ پھوپھو سے، ردا سے اور آمنہ سے ملے گی، وہ خوش تھی پر تھوڑا ڈری ہوئی بھی تھی، جانتی تھی وقت اور فاصلے رشتوں کی نوعیت بدل دیتے ہیں۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آگئی۔ دائیں ہاتھ کی انگلی میں ڈیجیٹل تسبیح کا بٹن دباتے ہوئے اسکے ہونٹ مسلسل ہل رہے تھے۔ وہ سید ھا شبانہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ دروازہ کھولا تو انہیں سنگل بیڈ پر خاموش بے جان مشینوں میں جکڑا ہوا پایا انکے ساتھ موجود سنگل بیڈ پر ملکہ بے خبر سو رہی تھی اور صوفے پر؟ وہ چونکی۔

"امل کب نیچے آئی؟" صوفے پر سوئی ہوئی امل کو دیکھتے ہوئے اس نے سوچا۔ قریب آکر اسکے اوپر سے اترا ہوا کمبل دوبارہ اوڑھایا اور شبانہ بیگم کے قریب جا کر ان پر پھونک کر وہ خاموشی سے دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

"حسبی اللہ!" گملے سے ٹکرا کر اندھیرے میں وہ گرتی ہوئی سنبھلی تھی۔ نیچے خدیجہ بیگم کی خواہش پر ہر کمرے کے دروازے کے دونوں اطراف میں خوشنما پھولوں کے گملے رکھے ہوئے تھے، انہیں پھول بہت پسند تھے۔

وہ روز کی طرح آج بھی تسبیح کرتے ہوئے ٹہلتی ہوئی گراج کی طرف آگئی۔ گراج کے سامنے کی جانب سفید ستون سے بنے تھے، وہ ایک ستون سے ٹیک لگائے آسمان کی جانب دیکھنے لگی۔ ہر طرف گہرا نیلاہٹ بھرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ یہ فجر کی آذان کا وقت تھا۔ انکی کالونی کی آذان میں ابھی کچھ منٹ باقی تھے۔ دور کہیں سے آذان کی دھیمی دھیمی آواز آرہی تھی۔ نا جانے یہ آذان کتنی دور کہاں ہو رہی تھی لیکن صبح کی اس خاموشی میں اسکی دھیمی سی آواز دل کو بہت سکون دیتی تھی۔ ایسی آذان وہ ٹی وی پر حج کے دنوں سنتی تھی تبھی آنکھیں بند کر کے اسے سنتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ حرم شریف کے سامنے موجود ہو۔

تبھی اسکی نگاہ مستطیل لان کی گیلی گھاس پر پڑی، جہاں ایک طرف جائے نماز بچھائے مستقیم جبرائیل نماز پڑھ رہا تھا۔اس نے سفید شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر اٹھائے ہوئے تھے۔ سر پر سفید ٹوپی لی ہوئی تھی شاید وہ ٹوپی جبرائیل صاحب کی تھی تبھی پہلی نظر اس پر پڑنے پر زرش کو اس میں جبرائیل صاحب کا عکس محسوس ہوا تھا۔

سب کہتے تھے کہ مستقیم، جبرائیل صاحب کی کاربن کاپی ہے لیکن ناجانے کیوں زرش اس بات سے اتفاق نہیں کرتی تھی لیکن آج سینے پر ہاتھ باندھے، سر جھکائے عاجزی سے اپنے رب کے سامنے کھڑا وہ بالکل محمد جبرائیل کی کاربن کاپی لگا تھا۔

"ابو اپنی جوانی میں بالکل ایسے دکھتے ہوں گے۔"ستون سے سر ٹکائے مستقیم کو دیکھتے ہوئے اس نے مسکرا کر سوچا تھا۔مائرہ کی طرح باقی سب بھی جبرائیل صاحب کو ابو بلاتے تھے کیونکہ یہ جبرائیل صاحب کی فرمائش تھی۔

www.novelsclubb.com

گراج کے پکے فرش سے ایک قدم اس نے گیلی گھاس پر رکھا تھا، گھاس کا گیلا پن اس نے محسوس کیا تھا۔ موسم بدل رہا تھا، اس وقت سردی ہوتی تھی اسی لیے وہ چادر لپیٹے ہوئے تھی۔

وہ لان کے قدرے دوسری طرف پڑے بینچ پر جا کر بیٹھ گئی، وہ بھی گیلا تھا یہ احساس اسے بیٹھنے کے بعد ہوا لیکن اب وہ بیٹھ چکی تھی سو بیٹھی رہی۔ اسکی نظر ساتھ لگے شتوت کے درخت پر بیٹھی چڑیا پر گئی جو اسکی طرح خاموش بیٹھی ہوئی اسی کو تک رہی تھی۔

"ڈاکٹر زرش رئیلی سوری! لیکن جب تک یہ کیس سالو نہیں ہو جاتا آپ اپنی جاب کانٹینیو نہیں کر سکتی۔ یہ ہاسپٹل کے ہیڈ کا فیصلہ ہے انکا کہنا ہے کہ ہاسپٹل کی عزت کا سوال ہے۔" اسے رات سونے سے پہلے اپنی کالیگ ڈاکٹر کی آئی کال یاد آئی۔ اسے درخت پر بیٹھی وہ چڑیا بھی خود کی طرح اداس اور بے بس محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اسے یاد تھا کہ یہ جاب اسے کتنی سٹرگل کے بعد ملی تھی، کتنی راتوں کا سٹریس اور کتنے ہی سالوں کی محنت کے بعد وہ اس جاب کو حاصل کرنے کے قابل ہوئی تھی۔ جگہ جگہ اپنی سی وی سینڈ کرنا، جگہ جگہ ٹیسٹس اور انٹرویوز دینا اور اسکے بعد سوری کی میلز پڑھنے کا مرحلہ کس حد تک مشکل ہوتا ہے اس سے صرف وہ ہی واقف ہوتا ہے جو اس سے گزرا ہوتا تھا۔ اسے کبھی بھی جاب کا شوق نہیں تھا وہ تو ہمیشہ سے ہی باہر نک کر کام کرنے سے زیادہ گھر رہنے کو ترجیح دیتی تھی، لیکن اسے جاب کرنی تھی اس لیے نہیں کہ یہاں اسے کسی چیز کی کمی تھی بلکہ اس لیے کہ اس کے باپ نے انہیں ہمیشہ خوداری سے جینا سکھایا تھا اور وہ اپنی ضروریات کے لیے اپنے باپ اور بھائی کے علاوہ کسی کی محتاج نہیں ہونا چاہتی تھی، تایا جان کے گھر رہ کر اس نے دیکھ لیا تھا کہ محتاجی بہت بے دردی سے عزتِ نفس کو کچلتی ہے! باپ تو اب رہا نہیں تھا اور اوہان کی کمائی اتنی زیادہ نہیں تھی کہ وہ انکی خواہشات تو دور، انکی تمام ضروریات تک ہی پوری کر پاتا۔

دو سال لگاتار اس نے دن رات اس ہسپتال کو اپنا وقت، محنت اور محبت تک دی، صرف ایک الزام کی بنیاد پر کیسے وہ اسے ہاسپٹل کی عزت کی خاطر اسے گھر رہنے کو بول سکتے ہیں؟اس ہسپتال میں موجود ہر انسان اسکی مشقت اور اس ادارے سے دلی لگاؤ سے واقف تھا پھر کیسے اس کے مشکل وقت میں سب خاموش ہو گئے؟

اسے اس لمحے تسلی کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اسے ان لوگوں کے کچھ لفظوں کی ضرورت تھی جن کے لیے اس نے دو سال مخلص رہ کر کام کیا تھا،اسے بس کچھ لفظوں کی ضرورت تھی جو اسے بتاتے کہ انہیں اس پر یقین ہے لیکن سب خاموش تھے کیوں؟

"یہاں سردی میں کیوں بیٹھی ہیں؟"اس نے چونک کر دیکھا۔ مستقیم جبرائیل بازو پر جائے نماز لٹکائے اسی کی جانب آ رہا تھا۔

"میں روز اس وقت یہیں بیٹھتی ہوں، مجھے اچھا لگتا ہے اس وقت کھلے آسمان تلے بیٹھ کر اللہ کی نیچر کو محسوس کرنا، اللہ سے وہ باتیں کہنا جنہیں سننے کے لیے کوئی

www.novelsclubb.com

انسان دستیاب نہیں ہوتا۔" وہ آسمان کی جانب دیکھ کر مسکرا کر بولی تو مستقیم کے دماغ کی سلیٹ پر ماضی کا ایک منظر لہرا گیا۔

ڈھلتے سورج کے عین مقابل ٹیرس پر کھڑی سترہ اٹھارہ سال کی خوش شکل لڑکی حجاب کے ہالے میں بھیگا چہرہ لیے آسمان کی جانب چہرہ اٹھائے ہوئے۔

وہ سر جھکا کر مسکرایا تھا اسی لمحے اسے کل بارش کا منظر بھی یاد آیا تھا۔

"یہ بینچ گیلا ہے شاید..." بینچ پر نظر پڑتے ہی وہ چونک کر بولا تھا۔

"ہمم!" زرش نے سر ہلا دیا۔

"یہیں بیٹھیں، میں ابھی آتا ہوں۔" عجلت سے کہتا وہ اندر کی جانب بڑھ گیا زرش نے چہرہ موڑ کر اسے پرسوچ نظروں سے اندر جاتے ہوئے دیکھا۔اسی لمحے آذان شروع ہو گئی وہ نماز پڑھ چکی تھی۔اسکے چہرے پر عجیب سی سنجیدگی تھی۔بے شک وہ روز نماز کے بعد یہاں بیٹھتی تھی لیکن آج اسکی موجودگی سے باخبر ہوتے ہوئے

بھی وہ یہاں کیوں بیٹھ گئی؟ پلاسٹک کی دو کرسیاں اٹھا کر باہر آتے مستقیم کو دیکھ کر وہ سوچ کر رہ گئی۔

"یہاں بیٹھ جائیں، بینچ گیلا ہے۔" دونوں کرسیوں کو آمنے سامنے رکھتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"میں یہیں ٹھیک تھی۔" وہ منمنائی تھی۔ مستقیم اسکے منمنانے پر بس مسکرایا اور سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ زرش بھی اٹھ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اب بتائیں مجھ سے کیا بات کرنے کے لیے آپ یہاں سردی میں گیلے بینچ پر بیٹھی ہیں؟" مستقیم کے مسکرا کر سوال کرنے پر زرش سٹپٹائی تھی۔

"میں تو روز ہی..."

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر زرش میں روز کا نہیں آج کا پوچھ رہا ہوں۔" زرش اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"آپ تایاجان کو کیسے جانتے ہیں؟ آخرانہوں نے آپکا کیا بگاڑا ہے؟" زرش کے سوال پر مستقیم کے نرم سی مسکراہٹ لیے ہوئے ہونٹ سمٹے تھے۔ تو وہ یہ سوال کرنے یہاں آئی تھی؟

"آپ جان کر کیا کریں گی؟" مستقیم کے سوال پر زرش نے کندھے اچکائے۔

"معاملے کی سنگینی سمجھنے کی کوشش کروں گی۔" اسکی بات پر وہ ہنس دیا تھا۔

"پھر؟"

"کیا پھر؟" زرش نے چونک کر سوال کیا۔

"معاملے کی سنگینی جاننے کے بعد پھر آپ کیا کریں گی؟"

"آپ بتانا نہیں چاہتے؟" زرش نے دوٹوک سوال کیا تھا۔

"نہیں! میں بس انکاامیج آپ کی نظروں میں خراب نہیں کرنا چاہتا، آپکی آنکھوں سے اور آپکے انہیں مخاطب کرنے کے انداز سے آپکی انکے لیے محبت اور عزت نظر

آرہی ہے، میں بس یہ نہیں چاہتا کہ جس شخص سے آپکو محبت ہے اسکا بھرم ٹوٹے۔" مستقیم کے سنجیدگی سے کہنے پر زرش اسے دیکھتی رہ گئی۔

"مجھے نہیں معلوم انہوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے لیکن وہ دل کے برے نہیں ہیں۔ اور ہو سکتا ہے آپکو ان سے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی ہوئی ہو وہ خود بھی کہہ رہے تھے کہ آپ کے معاملے میں انکا کوئی قصور نہیں۔" زرش نرمی سے بولی تھی۔

"ہمم! دل کے برے نہیں لیکن اپنے سگے یتیم بھتیجے بھتیجوں کے باپ کی جائیداد پر اپنا حق سمجھ کر اسے بیچ کر انہیں گھر سے بے گھر کر دیتے ہیں۔" مستقیم کی بات زرش کو کوڑے کی طرح محسوس ہوئی تھی۔ وہ خاموش ہو گئی تھی۔

"میں چلتی ہوں۔" وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ گہرا نیلا اندھیرا قدرے کم ہوا تھا۔

"اگر آپکو میری بات بری لگی تو معذرت! میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا۔" اسکے پلٹنے پر وہ پیچھے سے بولا تھا۔

"میں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہرٹ نہیں ہوتی۔" چہرہ موڑ کر سنجیدگی سے مسکرا کر کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی مستقیم نے اسکی پشت دیکھی۔

"اسلام علیکم ابو!" اسی لمحے جبرائیل صاحب گیٹ سے گھر میں داخل ہوئے تھے وہ تہجد کے وقت ہی مسجد چلے جاتے تھے اور نماز کے بعد لوٹتے تھے۔ انہیں روز زرش لان میں ہی ملتی تھی۔

"وعلیکم السلام!" اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر وہ اس کے ساتھ ہی اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔ مستقیم انہیں اندر جاتا دیکھ واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ یقیناً زرش کو ناراض کر چکا تھا، وہ ظاہر کرے یا نہ کرے لیکن وہ ہرٹ ہوئی تھی، وہ اسکی آنکھوں کا بدلتا تاثر دیکھ کر پہچان گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک دم سے دل اداس سا ہو گیا تھا اسی لیے وہ حسن آفندی کا نام بھی سننا نہیں چاہتا تھا کیونکہ جس شخص نے اسکی زندگی کے اتنے اہم رشتوں کو اس سے دور کر دیا،

جس شخص نے اسکے باپ کا سر جھکا دیا، جس شخص نے اسے ڈپریشن کا مریض بنا دیا کیسے اس شخص کے نام پر وہ تلخ نہ ہوتا؟ وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

"زوہا تمہیں سعد بھائی کیسے لگے؟ جو رات آئے تھے؟" وہ دونوں اس وقت لان میں بیٹھی پڑھ رہی تھیں تبھی کچھ یاد آنے پر امل نے زوہا سے سوال کیا۔

"پتہ نہیں وہ تو زیادہ بولے ہی نہیں۔ دکھنے میں بھی بس ٹھیک ہیں زیادہ خاص نہیں ان سے زیادہ ہینڈسم انکے بڑے بھائی تھے یاد ہے ہم نے انہیں ٹیرس سے دیکھا تھا اور انہوں نے بھی ہمیں دیکھ لیا تھا۔" زوہا کی بات پر امل نے اسکی جانب دیکھا۔

"انکے بڑے بھائی سے ہمارا کیا لینا دینا؟ مجھے نا سعد بھائی تھوڑا عجیب لگے ہیں جب کل رات بڑوں میں تھوڑی بحث ہو گئی تھی تب میں نے دیکھا تھا وہ منہ نیچے کر کے ہنس رہے تھے۔"

"کیا؟ لیکن کیوں؟" زوہا کو حیرت ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کیا پتہ کیوں! مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ وہ بہت عجیب تھے۔" امل پریشانی سے بولی تھی۔

"امل کیا واقعی تمہارے تایا برے انسان ہیں، پتہ نہیں کیوں لیکن وہ مجھے برے نہیں لگے تھے، ویسے اب وہ بوڑھے ہو گئے ہیں، پہلے جیسے نہیں ہیں۔" امل نے زوہا کو چونک کر دیکھا۔

"یہ بات مجھے سوچنی چاہیے تھی کہ وہ بوڑھے ہو گئے ہیں،...ایک منٹ... کیا تم نے پہلے میرے تایا جان کو دیکھا ہوا ہے؟" امل نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

"ہاں! لیکن تب میں چھوٹی تھی، تمہارے تایا نانا جان کے قصور والے گھر آئے تھے، انکے ساتھ دو گارڈز بھی تھے۔ ویسے تب مجھے وہ بہت اچھے لگے تھے۔" زوہا کی بات پر امل ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے بتایا نہیں کیا تمہارے تایا برے انسان ہیں؟" زوہا نے دوبارہ سوال کیا۔

"انہوں نے ہم سے ہمارا گھر چھین لیا... لیکن نہیں! وہ برے نہیں ہیں، شاید انہیں معاملہ سنبھالنا نہیں آتا اسی لیے سب کو ناراض کر بیٹھے ہیں۔"

"مطلب برے ہی ہیں اور انہوں نے تو پہلے میرے مستقیم ماموکا ایکسیڈنٹ کر دیا تھا اور پھر انہیں جیل بھیج دیا تھا۔" زوہا افسوس سے بولی تھی اسے یاد تھا ان دنوں نانو کتنا روتی تھیں اور ناناجان کتنے خاموش ہو گئے تھے۔

"تمہارے مستقیم ماموا سی قابل ہیں کہ انہیں جیل بھیجا جائے۔ اچھا کیا تھا تایا جان نے!" امل چڑ کر بولی تھی۔ زوہا نے ناراضگی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"وہ بہت اچھے ہیں، مجھے لگتا ہے ان سے غلطی ہو گئی ہے زرش خالہ کو ریجکٹ کر کے اور اب وہ پچھتا رہے ہیں۔" زوہا سوچ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"پچھتانا بھی چاہیے! اگر وہ مان جاتے تو کم از کم میری آپی ہمارے ساتھ رہتی، بڑے ابا انکو امریکہ بھیجنے کی بات نہ کرتے۔" امل ناراضگی سے بولی تھی۔

"امل اگر خالہ کی شادی امریکہ ہو گئی تو وہ چلی جائیں گی، ہمیں انہیں روکنا چاہیے۔" زوہا کی بات پر امل چونکی۔

"کیسے؟" کیا واقعی کوئی طریقہ موجود تھا جس سے وہ بابا کے بعد زرش کو دور جانے سے روک سکتی تھی؟

"اگر مستقیم ماموہاں کر دیں تو انکی شادی امریکہ نہیں ہو گی بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے ہمارے پاس رہ جائیں گی۔" زوہا آنکھوں میں چمک لیے بولی تھی۔امل نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔

"اگر اب تمہارے مستقیم ماموہان بھی گئے تو میں نہیں مانوں گی اور نہ آپی کو ماننے دوں گی۔" امل دوٹوک انداز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" زوہا نے حیرت سے پوچھا۔

"میری انا اجازت نہیں دیتی کہ جس شخص نے میری آپی کو ایک بار ریجکٹ کر دیا ہو آپی اس سے شادی کر لیں۔"

"بس پھر تم اپنی آپی کو بھول کر اپنی انا کو اپنی آپی بنالو کیونکہ ہماری کبھی نہ ہونے والی نانی کا وہ جو کر بیٹا خالہ کو اڑا کر امریکہ ہم سب سے دور لے جائے گا۔" زوہا بھی غصے سے بولی تھی۔

"نہیں زوہا میں آپی کو دور نہیں جانے دوں گی۔ میرا ان کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے پیرنٹس ہیں پر میرے پاس نہیں ہیں۔ او ہان بھائی اپنی جاب پر ہوتے ہیں اور مائرہ آپی سارا دن ہانی کے ساتھ اور آنی کے پاس گھر کے کام ہوتے ہیں، میرا اور حدید کا تو زرش آپی کے علاوہ کوئی نہیں ہے میں انہیں کیسے جانے دوں؟" امل کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"اسی لیے تو کہہ رہی ہوں انا کو سائیڈ پر رکھ کر کچھ سوچتے ہیں جس سے مستقیم ماموں مان جائیں۔"

www.novelsclubb.com

"اگر تمہارے مستقیم ماموکو برداشت کرنے سے میری آپی امریکہ جانے سے رک سکتی ہے تو میں کمپرومائز کرنے کو تیار ہوں۔" امل کی بات پر زوہا نے اسے چونک کر دیکھا۔

"کونسا کمپرومائز؟"

"تمہارے ماموکو اپنی آپی کے ساتھ برداشت کرنے والا کمپرومائز اسکے باوجود کہ وہ مجھے بالکل پسند نہیں آئے۔" امل ناک چڑھا کر بولی تھی زوہا نے بھویں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"خیر اب سوچنا یہ ہے کہ ماموراضی کیسے ہوں گے؟ کیوں نا ہم اپنے پلین میں حدید ماموا ور ازلان کو بھی شامل کرلیں۔" زوہا چہک کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز! حدید اور ازلان کو کچھ نہیں بتانا وہ دونوں صرف معاملہ بگاڑنا جانتے ہیں بس۔ یاد ہے اس دن اگر صرف ہم دونوں سکول سے برتھڈے پارٹی پر چلے جاتے تو کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا لیکن ان دونوں کو ساتھ لے گئے اور ازلان نے ڈوگی کو

پتھر مارا جس کے غصے میں وہ ہمارے پیچھے لگ گیا اور ہم وہاں پھنس کر رہ گئے۔"
امل زچ ہو کر بولی تھی اور زوہا نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

"اللہ سے محبت کرنے والے دل اتنے بے مول اور کمزور نہیں ہوتے کہ کسی بھی نامحرم شخص کے ریجکٹ کرنے سے ہرٹ ہو جائیں بلکہ اللہ سے محبت کرنے والے دل بہت مضبوط ہوتے ہیں کیونکہ انکی امیدیں لوگوں کی بجائے اللہ سے جڑی ہوتی ہیں۔" لیپ ٹاپ سکرین کے سامنے بیٹھا وہ سر بیڈ کراؤن سے ٹکائے کہیں کھویا ہوا تھا۔

"مجھے لگتا ہے ہر انسان کو کم از کم اتنا آزاد تو ضرور ہونا چاہیے کہ اپنی قائم کی گئی ویلیوز پر قائم رہے اور کسی کی بھی خاطر ان سے نہ ہٹے۔ جہاں ہم دوسروں کی خوشی اور رضا کی خاطر اپنی ویلیوز چھوڑتے ہوئے اپنی طے شدہ باونڈریز کراس کرتے ہیں

وہیں سے ہماری غلامی کا آغاز ہوتا ہے۔میرا نہیں خیال کہ بحیثیت انسان آپکو غلامی قبول ہو گی!"

اسے کئی برس پہلے کی کہی گئی اپنی بات یاد آئی تھی۔اس نے یہ کیوں کہا تھا؟ وہ اس لڑکی کو نہیں جانتا تھا لیکن ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اسکا اس سے بہت پہلے سے تعلق ہو شاید جسم کے وجود میں آنے سے بھی پہلے

سے۔

"تین سال پہلے اسکے گھر کے دروازے سے مایوس لوٹتے ہوئے اسکی تمام امیدیں ٹوٹ گئی تھیں،اب اسے دوبارہ امید ملی تھی تو کیا وہ خاموش رہے گا؟" لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کرتے ہوئے اس نے تاسف سے سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مستقیم کیا آپکے والد کی محبت اتنی بے ضرر تھی کہ آپ نے صرف رویئے کی بنیاد پر اسکے لیے کوشش کرنے کی بجائے اسے حالات کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا؟" اسکے

کانوں میں اسکے الفاظ گونجے تو اسکے دل نے اسے کٹھرے میں کھڑا کر کے سوال کیے۔

"کیا وہ اسے کسی اور کی قسمت کا ستارہ بنتے خاموشی سے دیکھتا رہ جائے گا؟ کیا اسکی محبت اتنی بے ضرر تھی کہ وہ کوشش کی بجائے اسے حالات کے ہاتھوں میں چھوڑ دے گا؟" اس نے اپنی آنکھیں مسلی تھیں۔ اسی لمحے اسکے دروازے پر دستک ہوئی اور دروازہ دھکیل کر خدیجہ بیگم اندر داخل ہوئی تھیں، کمرے کا اندھیرا دیکھ کر انہوں نے لائٹ آن کی تھی۔

"کیا بات ہے طبعیت ٹھیک ہے؟ آج نہ ناشتے کے لیے باہر آئے اور نہ اب لنچ کے لیے؟" کمرے کی کھڑکیوں کے سامنے سے پردے ہٹا کر اس کے قریب آکر فکر سے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔ لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ انکی گود پر تکیہ رکھ کر اس پر سر رکھ کر لیٹ گیا اور آنکھیں موندلیں۔

www.novelsclubb.com

"گرم تو نہیں ہو، کیا ہوا ہے؟ جاب سے چھٹیاں ہو رہی ہیں اس لیے پریشان ہو؟ ابو بکر بتا رہا تھا کتنا برڈن ہوتا ہے تمہاری جاب میں۔" اسکا ماتھا چھوتے ہوئے انہوں نے سوال کیا تھا۔

"امی اگر کوئی آپ کے مقدر کی چیز پر قبضہ کرنا چاہے تو آپکو کیا کرنا چاہیے؟" اسکے غیر متوقع سوال پر خدیجہ بیگم نے چونک کر اسے دیکھا پھر مسکرادیں۔

"اگر وہ واقعی آپ کے مقدر کی چیز ہوئی تو بے فکر رہو اس پر کوئی قبضہ نہیں کر سکتا!" اس نے بے چینی سے آنکھیں کھولیں۔

"لیکن اگر کوئی اس پر قبضہ کر لے تو؟"

"تو مطلب وہ آپکے مقدر میں نہیں تھی۔" خدیجہ بیگم کے کندھے اچکا کر کہنے پر وہ اٹھ بیٹھا۔

"امی ایسے تو نہیں کہیں! میں نے کئی سال دعائیں مانگی ہیں۔" اسکے سر جھکا کر کہنے پر خدیجہ بیگم مسکرادیں تھیں۔

"بس پھر اپنی دعاؤں کی طاقت پر بھروسہ رکھو!"

"اور کوشش نہ کروں؟"اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"کوشش کیوں نہیں کرنی؟ دعا کے ساتھ کوشش تو ضروری ہوتی ہے، کوشش کے بغیر بھی کچھ ہوتا ہے بھلا؟"خدیجہ بیگم ہنس کر بولی تھیں۔

"امی زرش کا رشتہ وہاں مت کریں!"وہ بغیر سوچے ایک دم سے بولا تھا۔

"ہیں؟"خدیجہ بیگم نے جھٹکے سے اسکی جانب دیکھا تھا، مستقیم سنجیدہ تھا۔

"کیوں؟"وہ مزاق نہیں کر رہا تھا۔

"کیونکہ اسے دعاؤں میں میں نے مانگا ہے، وہ میرا مقدر ہے۔اور مجھے اسکے لیے کوشش کرنی ہے۔"خدیجہ بیگم جہاں تھیں وہیں تھم گئی تھیں۔

"مستقیم..؟"انکے الفاظ جیسے ختم ہو گئے تھے، وہ ایک لمحے کے لیے سوچ لینا چاہتی تھیں کہ مستقیم ان سے مزاق کر رہا تھا لیکن اسکا سنجیدہ لہجہ اور گلابی تاثر لیے ہوئے

آنکھیں انہیں ایسا کچھ سوچنے نہیں دے رہے تھے۔ کئی لمحے وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہیں۔

"مجھے وضاحت دوگے یہ جو ابھی تم نے کہا ہے یہ سب کیا ہے اور اسکا کیا مطلب ہے؟" خدیجہ بیگم تحمل سے بولی تھیں۔

"امی میں نے آپکی بھانجی کے رشتے کا انکار صرف زرش کے لیے کیا تھا۔" سر جھکائے وہ مجرموں کی طرح بولا تھا۔

"تم زرش کو پہلے سے جانتے ہو لیکن کیسے؟ اور..."

"میں زرش کو پہلے سے جانتا نہیں ہوں بس اتفاق سے ایک دو دفعہ ٹکراؤ ہوا ہے زرش سے لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ زرش ہی آپکی بھانجی ہے جسے آپ منی کہتی ہیں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں کبھی انکار نہیں کرتا۔" خدیجہ بیگم نے سر تھاما تھا۔

"مستقیم... یہ تم مجھے کس فلم کی کہانی سنا رہے ہو؟ عجیب بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو، کوئی تک بن رہی ہے تمہاری بات کی؟ جانتا نہیں تھا لیکن اتفاق سے ٹکراؤ ہو گیا،

www.novelsclubb.com

اور یہ اتفاق کوئی مذاق ہے؟ میں اپنے خاندان سے کئی برس دور ایک ہی شہر میں رہی لیکن میرا تو کبھی کسی سے ٹکراؤ نہیں ہوا۔ایسے اتفاقات میرے ساتھ تو کبھی نہیں ہوئے..."

"امی آپ اتفاق کو چھوڑیں، آپ بس یہ بتائیں کہ آپ اسکا رشتہ وہاں نہیں کریں گی نا؟" مستقیم کی اگلی بات پر خدیجہ بیگم نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"میں کیا پاگل ہوں؟ جب میں نے تم سے رشتے کی بات کی تب صاف مکر گئے اب ایک دم سے فلموں کی کہانیاں سنا کر کہہ رہے ہو کہ اس کا رشتہ جہاں ہو رہا ہے وہاں چھوڑ کر تم سے کر دوں؟ دماغ ٹھیک ہے؟ ڈپٹی کمشنر بن کر بالکل ہی عقل سے پیدل ہو گئے ہو۔" خدیجہ بیگم غصے سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مطلب آپ کچھ نہیں کریں گی میں ابو سے بات کروں؟"

"تمہیں تو بس جوتوں کی ضرورت ہے، میری منی کوئی کھلونا نہیں ہے جب تم نے چاہا نہ کر دی اور جب دل چاہا ہاں کر دی۔" غضب سے کہہ کر وہ دروازہ زور سے مار

کر باہر نکل گئیں اور مستقیم گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ پتہ نہیں اسکی کہانی فلمی تھی یا حالات ہی فلمی ہو گئے تھے؟ وہ سوچ کر رہ گیا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

"کیا؟ یہ اتفاق کونسی بلا کا نام ہے؟" نویرہ بھی دنگ تھی۔

"مجھے کیا پتہ کونسی بلا ہے، میں کہتی ہوں یہ لڑکا بالکل بڑے ابا کی پٹری پر چل رہا ہے، ذرا جو عقل کی بات کرے گھر سے دور جا کر بالکل ہی پاگل ہو گیا ہے میں تو کہتی ہوں زرش کے پاس دو چار سیشنز اس کے بھی لگوا دوں، پتہ تو چلے اسکی عقل غائب کہاں ہے؟ پہلے دو ٹوک منہ پر جواب دے دیا اور اب مجھ سے اسی کا رشتہ مانگ رہا ہے۔" خدیجہ بیگم تپی بیٹھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"امی!... کہیں مستقیم... یہ سب حسن آفندی کی وجہ سے تو نہیں کر رہا؟... مطلب اگر زرش کا رشتہ سعد کے ساتھ ہو گیا تو مطلب حسن آفندی کا اس کے تایا کی حیثیت سے اس گھر میں آنا جانا شروع ہو جائے گا۔ کہیں اسی چیز کو روکنے کے لیے

تو وہ ہمیں یہ اتفاق کی کہانی نہیں سنا رہا؟" نویرہ سوچ کر بولی تو خدیجہ بیگم کچھ لمحوں کے لیے سوچ میں پڑ گئیں۔

"نہیں نہیں! میں اپنے بیٹے کو جانتی ہوں اسکا یہ اتفاق نامہ تو سچ ہو سکتا ہے لیکن وہ ایسی گھٹیا سوچ نہیں رکھ سکتا کہ حسن آفندی کو اس گھر سے دور رکھنے کی خاطر منی کو اپنی زندگی میں شامل کر لے، نہیں نہیں!" خدیجہ بیگم انکار کرتے ہوئے بولی تھیں۔

"بس پھر تو ٹینشن کی کوئی بات ہی نہیں ہے، زرش کا رشتہ کونسا طے ہو گیا ہے؟ اور ویسے بھی ہم سب بھی تو یہی چاہتے تھے نا کہ زرش یہیں ہمارے پاس رہے، پھر تو ہمیں خوش ہونا چاہیے۔" واکر میں بھاگتی اندر آتی ہانیہ کو مسکرا کر واکر سے نکال کر گود میں اٹھاتے ہوئے نویرہ بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہم چاہتے تو ہم یہی تھے لیکن اس کے ہیر رانجھا والے اتفاق نامے کا کیا کروں؟" خدیجہ بیگم پریشانی سے بولی تھیں۔

"آنی لگتا ہے آپ نے ہیر رانجھا فلم نہیں دیکھی ورنہ آپکو پتہ ہوتا کہ وہ دونوں اتفاق سے نہیں بلکہ پری پلینڈ پلیننگ کے تحت ملتے تھے۔ویسے کس کے اتفاق نامے کی بات ہو رہی ہے؟"ہانیہ کا فیڈر اٹھائے کمرے میں داخل ہوتی مائرہ بولی تھی۔

"آؤ تمہیں بھی ہمارے گھر کے دو نمبر رانجھے کا اتفاق نامہ سناتے ہیں۔"نویرہ ہنس کر بولی تھی،وہ خوش تھی اسے ثمرین آنٹی پسند نہیں تھی کیونکہ ماضی میں بڑے ابا نے انہی کی بدولت ان سب کو گھر سے نکالا تھا اور انکا بیٹا بھی اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

کمرے میں لیپ ٹاپ کھولے وہ جی میلز آپن کیے بیٹھی تھی،لنکڈان اور دیگر سوشل میڈیا ایپس کی جانب سے آئی میلز کے علاوہ کوئی میل نہیں تھی۔پہلے وہ جب بھی جی میل کھولتی تھی تو ہسپتال اور کلائنٹس کی جانب سے ڈھیروں میلز اسکی منتظر ہوتی تھیں لیکن اب ایک دم سے خاموشی ہو گئی تھی۔ان ورکنگ ڈیز

www.novelsclubb.com

میں جہاں پہلے اس کے پاس سر کھجلانے کا وقت نہیں تھا اب ایک دم سے وقت ہی وقت تھا۔اس وقت وہ اپنے آفس میں بیٹھی کلائنٹس کو سن رہی ہوتی تھی اب اس کے پاس نہ سننے کو کچھ ہے نہ سنانے والا کوئی ہے۔لیپ ٹاپ کی سکرین بند کر کے وہ بیڈ پر ایک طرف بیٹھ گئی۔

اس وقت سب بچے سکول گئے ہوئے تھے اسی لیے خاص خاموشی تھی۔

وہ صبح نیچے ناشتہ بنوانے گئی تھی لیکن نویرہ،مائرہ ملکہ اور آنی کو کام کرتے دیکھ اسے احساس ہوا سب اپنے حصے کا کام کر رہے ہیں کسی کو بھی اس کے کام کی ضرورت نہیں تھی،اوپر سے آنی نے اسے کچن کی گرمی میں بیٹھنے کی بجائے باہر جا کر بیٹھنے کا کہا تو اسکا دل ٹوٹ سا گیا،آنی اسے ہاتھ بٹانے کا کیسے کہتیں اسے تو کوئی خاص کام آتا ہی نہیں تھا اس نے سٹڈیز کے فوراً بعد سے جاب شروع کر دی تھی اسے وقت ہی نہیں ملا تھا کہ وہ گھر کے کام سیکھ پاتی۔

www.novelsclubb.com

اس وقت اپنے بیڈ پر بیٹھے ہوئے وہ سوچ رہی تھی کہ وہ مسلسل پچھلے اکیس سالوں سے ویک اینڈ اور مخصوص چھٹیوں کے دن چھوڑ کر روز گھر سے نکلتی تھی تو غصہ آتا تھا کہ اسکی زندگی میں سکون کیوں نہیں ہے، وہ گھر بیٹھ کر زندگی انجوائے کیوں نہیں کر پا رہی اب جب گھر بیٹھ گئی تھی تو سکون اب بھی نہیں تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

"اگر مستقیم زرش کو پہلے سے جانتا ہے تو یقیناً زرش بھی پہلے سے ہی مستقیم کو جانتی ہو گی، ہمیں زرش سے بات کرنی چاہیے اگر ایسا ہو جائے تو بہترین ہو جائے گا۔"

مائرہ کی بات پر نویرہ نے گردن اثبات میں ہلائی تھی۔

"اس طرح بڑے ابا کی زبان بھی بند ہو جائے گی، ہر وقت ابو کو طعنے دیتے ہیں کہ مستقیم نافرمان بیٹا ہے۔" نویرہ خوش ہوتی بولی تو خدیجہ بیگم نے اسکی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"انکی باتوں کو دل پر نہ لیا کرو، مستقیم تب مان بھی جاتا انہوں نے پھر بھی کوئی نہ کوئی بات نکال لینی تھی تمہارے ابو کو نیچا دکھانے کو، انکی عادت ہے۔" خدیجہ بیگم سنجیدگی سے بولی تھیں۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

"میں نے ملکہ کو اوپر بھیجا تھا صفائی کے لیے، تم خود کیوں لگ گئ؟" ڈسٹر اٹھائے وہ بیڈ کراؤن صاف کر رہی تھی جب مائرہ اندر آتے ہوئے بولی تھی۔

"میرے صفائی کرنے میں کیا برائی ہے؟" کتابوں کے ریک کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے سوال کیا۔ اسکی نظر ریک میں پڑی سائیکالوجی کے نصاب کی موٹی موٹی کتابوں پر گئی تو ایک لمحے کے لیے ہاتھ رک گیا، اگلے لمحے وہ کتابیں ہٹا کر ریک صاف کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اتنے سال پڑھائی اور محنت اس نے آج کے دن کے لیے کی تھی؟ جب اسکی پروفیشنلٹی داؤپر تھی۔" ریک صاف کرتے ہوئے اس کے دل نے اس سے سوال پوچھا جسے وہ نظرانداز کر گئی تھی۔

"امی بابا کے بعد امل اور حدید بالکل تم سے اٹیچ ہو گئے ہیں۔" سائیڈ ٹیبل پر پڑی امی باباکے ساتھ لی گئی پوری فیملی کی تصویر دیکھتے ہو مائرہ نے کہا۔

"ہمم!" اس نے یک لفظی جواب دیا اس وقت وہ دماغی طور پر غیر حاضر تھی۔

"سچ کہوں تو آنٹی ثمرین کے بیٹے کے لیے میرا دل نہیں مانتا، کیسے تمہیں خود سے اتنی دور امریکہ بھیج دوں؟" مائرہ اسکی پشت دیکھتے ہوئے بولی تھی اسکی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری تو بہت خواہش تھی کہ تم مستقیم کے حوالے سے یہیں میرے پاس رہو اور کہیں نہ جاؤ اور دیکھو اللہ نے میری سن بھی لی۔" وہ اس کے قریب آکر مسکرا کر

بولی تھی زرش کی جانب سے اب بھی کوئی جواب نہ آیا تھا وہ کتابیں نکال نکال کر ریک جھاڑ رہی تھی۔

"اسے چھوڑو اور ادھر میری بات سنو!" اسے مصروف دیکھ کر مائرہ نے اسکے ہاتھ سے ڈسٹر لے کر اسے کھینچ کر بیڈ پر بٹھایا تھا۔

"زرش! مستقیم نے خود آنی سے بات کی ہے وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔" مائرہ خوشی کا ملا جلا تاثر لیے بولی تھی۔

"تو؟" اسکا انداز کھچا کھچا سا تھا۔

"تو یہ کہ تمہیں سعد سے شادی کر کے ہم سے دور امریکہ نہیں جانا پڑے گا، اب تم یہیں اسی گھر میں رہو گی۔" زرش نے صدمے سے مائرہ کی جانب دیکھا۔

"کون ہے یہ مستقیم اور کون ہے وہ سعد؟ انہیں کس نے حق دیا ہے کہ یہ طے کریں کہ میں کہاں رہوں گی اور کہاں نہیں؟ مائرہ آخر تم سب نے مجھے کیا سمجھا ہوا ہے؟ آخر کون ہوں میں؟ اور کون ہے یہ مستقیم جبرائیل جو مجھے ریجکٹ کرتا ہے تو سب

اداس ہو جاتے ہیں اور جو جب مجھ پر احسان کرتے ہوئے اقرار کرتا ہے تو ایک دم سے سب کھل اٹھتے ہیں۔ کیا میری اپنی کوئی اہمیت نہیں؟ کسی نے بھی اٹھ کر مجھ پر الزام لگا دیا تو مجھے ہسپتال سے بے دخل کر دیا گیا جن کے لیے میں نے دو سال مخلص رہ کر کام کیا انہوں نے بجائے مجھے یہ احساس دلانے کے کہ وہ میرے ساتھ ہیں سب خاموش ہو گئے۔ اور یہاں اس لمحے میرے دل کا حال سمجھنے کی بجائے سب یہ طے کرنے میں لگے ہوئے ہیں کہ زرش کا بوجھ اٹھانے پر کون راضی ہے؟ انکے مسٹر مستقیم مان گئے تو زبردست نہیں تو زرش کا بوجھ اٹھا کر امریکہ پھینک دو۔" وہ چیخ پڑی تھی، اس کے دل میں غبار جمع ہو چکا تھا جواب باہر نکل رہا تھا۔ مائرہ دنگ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"مائرہ اس لمحے مجھے تنہا چھوڑ دو، میں بہت ہرٹ ہوں اگر بولوں گی تو تمہیں بھی ہرٹ ہی کروں گی اس لیے مجھ پر احسان کرو میرے سامنے کسی مستقیم، سعد یا ہسپتال کا نام تک مت لو!" اپنے چیخنے کا احساس ہوا تو آنسو صاف کرتی وہ کونے میں صوفے پر جا بیٹھی۔ مائرہ نے اسے دکھ سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"زرش..!" مائرہ کے پکارنے پر اسکی نظر دروازے پر کھڑی آنی پر گئی وہ شرمندہ سی ہو کر رہ گئی، کیا آنی نے بھی اسکا چیخنا سنا تھا؟

"مائرہ ہانیہ نیچے صوفے سے گر گئی ہے اب رو رہی ہے، نویرہ چپ کروا رہی ہے لیکن وہ چپ نہیں کر رہی جا کر اسے دیکھو۔" آنی نے اسے آنکھوں کے اشارے سے باہر جانے کا کہا تو وہ سر ہلا کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔ زرش کا سر جھکا ہوا تھا اس لمحے وہ آنی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ گھٹنے اوپر کر کے گھٹنوں میں اپنا چہرہ چھپا کر بیٹھ گئی آنی نے قریب آکر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"میری بیٹی کیوں پریشان ہے؟ پریشان نہیں ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" آنی نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو ایسے لگا جیسے کسی بہت اپنے نے تھام لیا انکے گرد اپنے بازوؤں کا بند باندھ کر وہ بے آواز رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب دوبارہ کوئی نہ مستقیم کا نام لے گا نہ سعد کا۔اور نہ ہی کوئی ہسپتال کا ذکر کرے گا۔!"اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ پیار سے بولیں تو زرش نے اپنا گیلا چہرہ اٹھا کر انکی جانب دیکھا۔

"ایم سوری آنی!"نم آواز سے وہ بولی تھی۔

"اونہوں سوری نہیں بچے،میں آپکی امی نہیں ہوں لیکن امی جیسی ہوں اور بیٹیاں دل کا بوجھ ماؤں کے ساتھ ہی ہلکا کرتی ہیں،اگر آپ کو مستقیم یا سعد سے شادی نہیں کرنی تو کوئی بات نہیں۔میری بیٹی نے کہہ دیا اب اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔میں دیکھتی ہوں یہ مستقیم اور سعد کونسی بلا کا نام ہے۔"زرش نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔آنی نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے تھمایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابوبکر بتا رہا تھا کیس کی پہلی سنوائی عدالت میں ہو چکی ہے،کیس بہت کمزور سا ہے،اس بچی کے والدین ہی شور مچا رہے ہیں لیکن ثبوتوں کے مطابق وہ عام سی

خودکشی ہے۔"زرش کے پاس بیٹھ کر وہ اسے تسلی دینے کو بہت کچھ کہہ رہی تھیں اور وہ انکے کندھے پر سر رکھے خاموشی مگر بے توجہی سے سن رہی تھی۔

اس وقت وہ خود سے سوال کر رہی تھی کہ اسکی امیدیں کیوں ختم ہو گئی تھیں؟

اسکا دل اتنا بنجارہ کیوں ہو گیا تھا؟

اسے اپنے خواب ٹوٹتے ہوئے کیوں محسوس ہو رہے تھے؟

کوئی بھی تسلی اس پر اثر کیوں نہیں کر رہی تھی؟

سب سمجھ رہے تھے کہ وہ کیس کی وجہ سے پریشان تھی مگر وہ کسی کو کیسے سمجھاتی کہ وہ کیس نہیں ہے جس نے اسے ڈرایا تھا وہ اسکا دل تھا جس نے اسے ڈرایا تھا، وہ اپنے دل سے خوف زدہ ہو گئی تھی اسکا دل اسے بہت پیچھے چھوڑے نا جانے کن راہوں پر چل پڑا تھا، اسے معلوم ہی نہیں ہو سکا۔

وہ مٹیریلسٹک کبھی نہیں تھی پھر اس جاب کا خطرے میں پڑنا اسے کیوں تڑپا رہا تھا؟

مستقیم جبرائیل ایک محافظ کے طور پر اسکے لیے باقی سب سے مختلف تھا لیکن دل کو کب اسکی موجودگی اچھی لگنی لگ گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

وہ اللہ کی بندی تھی وہ کیسے ایک مٹیریلسٹک سی جاب اور ایک نامحرم شخص کو دل میں رکھ سکتی تھی؟ کیسے؟ اسے خود پر یقین نہیں آرہا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

"میں ساتھ آؤں؟" گاڑی کو ان لاک کرتی زرش کو دیکھ کر اس نے سوال کیا۔

"نہیں! میں سامان لے کر آتی ہوں آپ انتظار کریں۔" دروازہ کھول کر وہ آگے بڑھ گئی۔ اوہان نے افسوس سے اسکی پشت دیکھی تھی وہ چاہ کر بھی اپنا دکھ چھپا نہیں پا رہی تھی۔ ہسپتال کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے ایک نظر اوپر لگے بورڈ پر لکھے اپنے ہسپتال کا نام پڑھا دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔

"اوہان بھائی! پتہ ہے آج کانووکیشن میں تقریباً سب ہی پاکستان کی بڑی یونیورسٹیز کے ٹیلنٹڈ سائیکالوجسٹ تھے، مجھے وہاں سب کے درمیان کھڑے ہو کر بہت

پرائوڈ فیل ہو رہا تھا۔آپ دیکھیے گا میں بہت محنت کروں گی اور ان سب کے درمیان اپنی کابلیت ثابت کروں گی۔"ایک بھولی بھٹکی یاد نے اسے تکلیف پہنچائی تھی۔

"میں نے تم سے اور تمہارے لوگوں سے بہت محبت کی لیکن تم نے اور تمہارے لوگوں نے میری قدر نہیں کی۔پتہ ہے میرا دل کیا کہہ رہا ہے؟کہ تم اور تمہارے لوگ مجھے ڈیزرو ہی نہیں کرتے۔"نم آنکھوں سے بورڈ پر نظریں جمائے وہ اپنے دل میں اس ہسپتال سے مخاطب تھی جو کبھی اسکے لیے بہت اہم تھا۔

"ڈاکٹر زرش!"ڈاکٹر شاہد کی پکار پر اس نے اپنی آنکھوں کو جھپکا کر انکی نمی کو ختم کرنا چاہا اور آگے انکی جانب بڑھ گئی وہ کاریڈور میں کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

"اسلام علیکم ڈاکٹر شاہد!"اس نے زبردستی مسکرا کر سلام کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام...!کیسی ہیں؟"انہوں نے اتنی اپنائیت سے پوچھا کہ اسکی آنکھیں پھر سے بھیگ گئی تھیں۔

"الحمدللہ!" وہ چاہ کر بھی اپنی آواز کی نمی کو نہیں چھپا پائی تھی۔ڈاکٹر شاہد مسکرا بھی نہ سکے۔

"چلیں میرے ساتھ!" زرش کو آگے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولے تھے۔

"کدھر؟" انہیں سائیکالوجی ڈپارٹمنٹ کی بجائے دوسری جانب بڑھتا دیکھ اس نے سوال کیا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بھی خاموشی سے ان کے پیچھے چل دی۔

"کیسا محسوس کر رہی ہیں؟" اس سے ایک قدم آگے چلتے ہوئے انہوں نے سوال کیا۔

"بہت بے بس!" لفٹ کے سامنے ان کے ساتھ ہی رکتے ہوئے زرش نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ دکھ الزام لگنے کا ہے یا ہسپتال سے نکالے جانے کا؟" لفٹ میں داخل ہو کر آخری فلور کا بٹن دباتے ہوئے انہوں نے سوال کیا تھا۔زرش کچھ لمحے خاموش رہی تب تک لفٹ کا دروازہ بھی کھل چکا تھا وہ دونوں آخری فلور پر تھے۔

"دکھ اس چیز کا ہے کہ...میں خوش فہمی میں جیتی آئی ہوں۔" چھت پر جاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھتے ہوئے ڈاکٹر شاہد کے پیچھے چلتے ہوئے وہ بولی تو آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔ڈاکٹر شاہد اداس سا مسکرادیے۔

"کس چیز کی خوش فہمی؟" چھت کے لوہے کے دروازے کی زنگ آلود کنڈی کو زور لگا کر کھولتے ہوئے انہوں نے سوال کیا۔

"مجھے لگا تھا کہ میں نے اپنی محنت اور محبت سے اس ادارے میں عزت کمائی ہے، مجھے لگا تھا میرے کالیگز کے چہرے پر مجھے دیکھ کر مسکراہٹ اس لیے آتی ہے کہ وہ مجھ پر اعتبار کرتے ہیں میری ہاں میں ہاں اس لیے ملاتے ہیں کہ میرا احترام اور عزت کرتے ہیں۔(اور مجھے لگا تھا میں اللہ سے محبت کرنے والی اللہ کی وہ بندی ہوں جسکا دل پاکیزہ ہے۔)"آخری بات اس نے دل میں خود سے کہی تھی۔ چھت پر قدم رکھتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس سے آٹکرایا تو اسکا حجاب اڑنے لگا۔ تبھی اسے

www.novelsclubb.com

جوتے تلے کسی پتھر جیسی چیز کے ہونے کا احساس ہوا، اس نے پاؤں ہٹا کر دیکھا اور جھک کر کچھ اٹھایا۔

"تو کیا وہ صرف خوش فہمی تھی؟" ڈاکٹر شاہد چلتے چلتے بالکل چھت کی اخیر پر آ گئے تھے، وہ بھی ان کے پیچھے چلی آئی۔

"پانی کا بلبلا تھا وہ جو ایک بھی جھٹکا نہ سہہ سکا، ٹوٹ کر قطرہ قطرہ بکھر گیا۔ اور مجھے میری ہی نظروں میں گرا گیا۔" ساتویں فلور پر کھڑے اس نے نیچے سڑک پر بھاگتی گاڑیوں کو دیکھ کر کہا۔

"ڈاکٹر زرش آپ نے تو اس ادارے میں صرف دو سال گزار کر یہ گمان کر لیا کہ یہاں آپکو عزت ملے گی یقین جانیے یہاں تیس سال گزار کر بھی مجھے یہاں عزت نہیں ملی۔" زرش نے چونک کر انکی جانب دیکھا وہ سامنے آنکھوں کی سیدھ میں دور تک پھیلے آسمان کو دیکھ رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے یہاں سب میرے سفید بالوں پر لگے تیل پر ہنستے ہیں انکا مزاق اڑاتے ہیں، مجھے معلوم ہے میری جی حضوری کرنے والے میرے نکلتے ہی سٹاف روم میں میرے گناہ بخشوانے کے مشن پر لگ جاتے ہیں، مجھے معلوم ہے آپکے علاوہ کوئی بھی جونئیر سائیکالوجسٹ مجھے پسند نہیں کرتا بلکہ حیران ہوتے ہیں کہ جس انسان کو خود سائیکالوجسٹ کی ضرورت ہو وہ کیسے سائیکالوجسٹ بن سکتا ہے، مجھے معلوم ہے ہسپتال کے فیس بک پیج پر میری تصاویر استعمال کر کے میمز شیئر کی جاتی ہیں۔" زرش دنگ سی انہیں دیکھ رہی تھی وہ زرش کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

"حیران مت ہوئیں میں ظاہر نہیں کرتا اسکا یہ مطلب نہیں کہ لاعلم ہوں، آپ نے میرے فیس بک اکاؤنٹ سے ہاسپٹل کا پیج بلاک کر دیا ہے تو کیا لگتا ہے مجھ تک وہ میمز نہیں پہنچتی ہوں گی؟" وہ ہنس کر سوال کر رہے تھے اور زرش تعجب سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ اسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ڈاکٹر شاہد اس بات سے

واقف تھے؟ انہیں ٹیکنالوجی کا زیادہ علم نہیں تھا اسی لیے وہ موبائل کا ہر نیا کام زرش سے کرواتے اور سیکھتے تھے۔

"میں کہتا ہوں کہ چلو آجکل کے بچوں کی خوشی اپنے سینئرز کا مزاق اڑانے میں ہے تو انہیں خوش ہو لینے دو۔" زرش کی آنکھیں جھک گئی تھی وہ ان لوگوں میں شامل نہیں تھی لیکن اس کے باوجود کبھی اس نے ان کے خلاف کچھ نہیں کہا کیونکہ اسے لگتا تھا کہ ڈاکٹر شاہد لاعلم ہیں تو کیا فایدہ بات بڑھانے کا؟

"آپ شرمندہ مت ہوئیں، بہت وقت پہلے میں نے ان باتوں کو دل پر لگانا چھوڑ دیا۔" وہ ہنس کر بولے انکی ہنسی شفاف تھی، زرش مسکرادی۔

"کتنے وقت پہلے سے؟" اس نے یونہی پچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"کالج کے زمانے سے ہی۔"

"اچھا کیسے ؟ مجھے بھی سکھادیں تاکہ میں بھی لوگوں کی باتوں کو دل پر لینا چھوڑ دوں۔" اپنے ہاتھوں کی مٹھی میں تھامی چیز سے کھیلتے ہوئے اس نے کہا تو ڈاکٹر شاہد مسکرادیے۔

"لوگ میرا مزاق اڑا کر ہنستے ہیں یہ میرے لیے نیا نہیں ہے بچپن سے یہ سہتا آیا ہوں۔ پہلے بہت تکلیف ہوتی تھی، بہت! لیکن پھر ایک پھل بیچتے بوڑھے بابا نے مجھے ایک ایسا سبق سکھایا جس سے مجھے لوگوں کی باتوں سے فرق پڑنا بند ہو گیا۔ یہ غیر پڑھے لکھے غریب طبقے کے پاس علم بے شک نہیں ہوتا لیکن دشوار حالات کی جس بھٹی میں جل کر وہ زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں وہاں سے وہ کندن جیسے تجربے حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ جس دن تم نے عزت کی توقع آدم کی اولاد سے چھوڑ دی اسی دن تم خود کی نظروں میں باعزت ہو جاؤ گے! میں چاہ کر بھی انکی یہ بات بھول نہیں پایا، وقت گزرتا گیا لوگوں نے مجھے عزت نہیں دی بس میں نے ان سے توقع چھوڑ دی، اور جانتی ہو جب سے میں نے توقع

www.novelsclubb.com

چھوڑی مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اللہ نے مجھے باعزت کردیا ہو۔" انکی بات پر زرش انہیں دیکھ کر رہ گئی۔

"ڈاکٹر زرش یہ وہ جگہ ہے جہاں سے آپکی کلائنٹ نوشابہ نے خودکشی کی تھی۔" ڈاکٹر شاہد کی اگلی بات پر زرش نے چونک کر انکے ہاتھ کے اشارے کی جانب دیکھا۔

"ڈاکٹر زرش یہ کیس بہت کمزور ہے، میں آپکو یقین سے کہتا ہوں مہینے میں آپ باعزت واپس اپنی پوسٹ پر آئیں گی لیکن آپ نے سوچا ہے کہ اگر اللہ نے آپ کو واپس ہی لانا تھا تو یہ واقع کیوں پیش آیا؟" زرش کی گردن نفی میں ہلی تھی۔

"کیونکہ آپ نے لوگوں سے توقعات لگانی شروع کردی ہیں۔" ڈاکٹر شاہد مسکرا کر بولے تھے۔

"ڈاکٹر زرش! یہاں موجود ہر انسان جانتا ہے کہ آپ پر لگا الزام جھوٹا ہے لیکن بولنے کی ہمت کسی کے پاس نہیں ہے جانتی ہیں کیوں؟"

"کیوں؟"اس نے نم آنکھوں سے سوال کیا تھا۔

"کیونکہ ان میں سے کوئی بھی آپکی عزت کا مالک نہیں ہے۔نہ انکی خاموشی آپ کو بے عزت کرسکتی ہے اور نہ ان کے آپکے حق میں بولے گئے الفاظ آپکو عزت دلا سکتے ہیں۔"زرش کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا۔

"کون ہے عزت کا مالک؟"آسمان پر ایک نظر دوڑا کر زرش کو دیکھ کر سوال کیا۔

"اللہ!"جواب کے لیے سوچنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"اللہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت!"انہیں آسمان کی جانب دیکھ کر بولتا دیکھ زرش نے ایک نظر آسمان کی جانب دیکھا۔

"عزت کی توقع آدم کے رب سے کرو،آدم کی اولاد سے نہیں!کیونکہ عزتوں کا مالک آدم کا رب ہے آدم کی اولاد نہیں!"زرش گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی تھی اور ہتھیلیوں کے پیچھے چہرہ چھپایا تھا۔

"ہاں اسے توقع تھی کہ اس کے کولیگز اس کے حق میں بولیں گے، ہاں اسے لگا تھا کہ انکی خاموشی نے اسکو بے عزت کر دیا ہے کیوں؟ آخر کیوں اس نے ان لوگوں کو اپنی عزت کا مالک بنا دیا؟ آخر کیوں اس نے اپنی عزت کو ان لوگوں کے لفظوں کا محتاج بنا دیا۔ آخر کیوں اس نے بنی آدم سے توقعات لگا لیں؟ وہ اللہ سے امیدیں لگانے والی کب انسانوں سے امیدیں لگانے لگ گئی پتہ ہی نہیں چلا!"

"اللہ نے آپکو عزت بخشی ہے کیا یہ اس عزت کا مزاق اڑانے جیسا نہیں کہ اسے آپ بنی آدم کے دو لفظوں کا محتاج سمجھ لو؟" ڈاکٹر شاہد کے اگلے لفظوں پر اسکے آنسو بند توڑ کر بہے تھے۔

"ڈاکٹر زرش کھڑی ہو جائیں، آپ کو عزت اللہ نے بخشی ہے اس عزت کی عزت کریں اور کندھے اٹھا کر چلیں اور لوگوں کو بتائیں کہ آپکی عزت انکے لفظوں کی محتاج نہیں بلکہ اللہ کی دین ہے!" ڈاکٹر شاہد سنجیدگی سے آرڈر دینے کے انداز میں بولے تھے۔ زرش نے آنکھیں صاف کیں اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ڈیٹس لائق آ بریو گرل!" انکے چہرے پر گہری مسکراہٹ ابھری تو زرش ہنس دی۔

"آفس سے سامان اٹھانے آئی ہیں نا؟"

"نوشابہ کی کانسلنگ کی ڈیٹلز لینے آئی ہوں، پولیس کو چاہیے!"

"پولیس سے بات ہوئی ہے آپکی؟"

"میری نہیں ہوئی، ابو بکر بھائی سب دیکھ رہے ہیں۔" اسکی بات پر ڈاکٹر شاہد نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلادیا تھا۔

"سنا ہے کیس کی پہلی سنوائی ہو گئی ہے، آپکو عدالت کی طرف سے نوٹس نہیں آیا؟" زرش نے گردن نفی میں ہلادی تھی۔

"آئے گا جلد ہی، خود کو تیار رکھیں!" وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔

"اب آپ نیچے سر اٹھا کر جائیں گی اور مسکراتے چہرے سے دوسروں کو نظریں جھکانے پر مجبور کریں گی، اپنا ضروری سامان اٹھا کر حق سے اپنے آفس کو لاک

www.novelsclubb.com

کریں گی اور ظفر (سویپر) کو ہدایت دے کر جائیں گی کہ روز آپکا آفس صاف کروایا جائے تاکہ آپکو واپسی پر صاف آفس ملے۔ وقت اور حالات کو بھول کر اللہ پر بھروسہ کریں۔" زرش نے مسکرا کر انکا ایک ایک لفظ سنا تھا۔ وہ سفید بالوں والے سائیکالوجی کے سبجیکٹس کے اچھے استاد نہیں تھے، لیکن زندگی کے سبق اچھے سمجھاتے تھے۔

....

"لیکن ہم ایسا کیا کریں کہ تمہارے مستقیم ماموں مان جائیں۔" امل کے سوال پر زوہا گہری سوچ میں چلی گئی تھی اس وقت وہ دونوں آخری چھت پر ٹہل رہی تھیں۔

"ایک طریقہ ہے!" زوہا چہک کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟" امل فوراً متوجہ ہوئی تھی۔

"ہمیں پتہ لگوانا ہوگا کہ مستقیم ماموں نے کس وجہ سے انکار کیا؟ زرش خالہ بہت اچھی ہیں لیکن پھر بھی ماموں نے انکار کیا کیونکہ وہ اصل میں خالہ کو جانتے ہی نہیں ہیں۔

ہم پتہ لگواتے ہیں کہ ماموکو اصل میں خالہ سے کیا مسئلہ ہے پھر ہم مل کر اس مسئلے کو ہی دور کر دیں گے۔" زوہا اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی کے انداز میں بولی جب اسے اپنی ٹانگوں کے قریب پیچھے سے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اور پھر فرش پر اپنے اور امل کے سائے کے ساتھ ساتھ ایک اور لمبا سایہ دکھا تو وہ چیخ اٹھی۔

"آہ!" اسکے چیخنے پر نا صرف امل ڈر کر چیخی تھی بلکہ انکے بالکل پیچھے کھڑی ملکہ بھی ڈر کر چیخی تھی۔اسی لمحے سامنے والے گھر کے گیٹ سے نکلتے شخص نے چونک کر انکی جانب دیکھا تھا۔امل نے سعد بھائی کے بڑے ہینڈسم بھائی کو اس طرف متوجہ دیکھا تو وہ زوہا کا ہاتھ تھام کر غیر محسوس انداز میں پیچھے ہٹ گئی تھی ملکہ پہلے سے ہی ٹیرس سے پیچھے تھی۔

www.novelsclubb.com

"ملکہ؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" امل نے چیختی ملکہ کے بازو پر ایک تھپڑ مار کر پوچھا تھا۔

"تم دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ دونوں جاہلوں کی طرح چیخنا شروع کر دو گی۔" اپنے بازو کو سہلاتے ہوئے وہ بولی تو امل اور زوہا نے گھور کر اسے دیکھا۔

"چھپ کر باتیں سننا تہذیب کے کس زمرے میں آتا ہے؟" زوہا نے بھنویں اٹھا کر سوال کیا تھا۔

"اور چھپ کر کانوں میں بات کرنا تہذیب کے کونسے زمرے میں آتا ہے؟ مجھے تو پہلے ہی شک تھا تم دونوں مجھ سے چھپا کر کچھ پلین کر رہی ہو آج پتہ بھی چل گیا کہ یہاں کونسی کھچڑی پک رہی ہے، تم دونوں سوچ رہے ہو نا کہ مستقیم بھائی کو کیسے راضی..." گلا پھاڑ کر بولتی ملکہ کے منہ پر دونوں نے تیزی سے ہاتھ رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیوقوف سامنے بڑے ابا کا گھر ہے وہاں کسی نے سن لیا تو قیامت ہمارے گھر آ جائے گی۔" امل اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تھی۔

"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے!" آواز آہستہ کر کے وہ چہک کر بولی تھی۔

"کس چیز کا آئیڈیا؟" زوہا نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر سوال کیا تھا۔

"مستقیم بھائی سے پتہ کروانے کا کہ انہوں نے زرش باجی سے شادی سے کیوں انکار کیا!" آنکھوں میں چمک لیے وہ بولی تو ان دونوں کی آنکھیں بھی چمکی تھیں۔

"اچھا پھر ہمیں بھی بتاؤ!" زوہا نے تجسس سے پوچھا۔

"اصل میں وہ آئیڈیا تو بہت بہترین ہے لیکن ایک مسئلہ ہے۔" اب کی بار ملکہ دانتوں میں انگلی چباتی ہوئی بولی تھی۔

"ملکہ ڈرامے کم کرو اور چپ چاپ آئیڈیا بتاؤ!"

"اصل میں ہم مسلمان ہیں نا تو ہم وہ آئیڈیا استعمال نہیں کر سکتے۔" امل کے گھور کر اسے ٹوکنے پر وہ تیزی سے بول گئی۔

"کیا مطلب ایسا کیا ہے؟" زوہا اور امل متجسس تھیں۔

"چھوڑیں جب استعمال نہیں کر سکتے تو ذکر کیسا؟" ملکہ افسوس سے بولی تھی۔

"ملکہ چپ چاپ منہ سے پھوٹو ورنہ تمہیں سلفر راکٹ بنا کر بڑے ابا کے گھر پھینک دوں گی۔"امل کی دھمکی پر اس نے منہ بنایا۔

"بڑے ابا کے گھر بھیجنے سے اچھا تم مجھے راکٹ بنا کر آسمان پر ہی چھٹوا دو۔"ملکہ منہ میں منمنائی تھی۔

"میں نے کورین ڈراماز میں دیکھا ہے جب کسی سے بات اگلوانی ہو تو اسے ڈرنک (الکوحل) پلوا دو بس پھر وہ پٹر پٹر طوطے کی طرح بغیر رکے آپکے ہر سوال کا جواب دے دے گا۔"ان کے قریب ہو کر وہ آہستگی مگر سنجیدگی سے بولی تھی۔ لیکن ان دونوں کی پھیلی آنکھیں دیکھ کر اس نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔

"اور دکھاؤ اسے کورین ڈارمے، عقل سے پیدل تو یہ پہلے ہی تھی کورین ڈراماز دیکھنے کے بعد جو بچا کھچا دماغ تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔"امل گہرا سانس لے کر زچ ہو کر زوہا سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو آئیڈیا برا نہیں ہے، بس ہم مسلمان ہیں ڈرنک حرام ہے۔" وہ افسوس سے بولی تھی۔

"ہم مسلمان ہیں الحمدللہ!" امل اسے جتا کر بولی تھی۔

"ہاں میں نے بھی وہی کہا!"

"فخر سے کہو ہم مسلمان ہیں، افسوس سے نہیں!" امل اسے آنکھیں دکھا کر دپٹتے ہوئے بولی تھی۔

"اور یہ زرش اور مستقیم بھائی والی بات ہم تینوں میں رہنی چاہیے اگر کسی چوتھے کو کانوں کان خبر ہوئی اس بات کی تو ملکہ تمہاری خیر نہیں!" امل اسے وارن کرتی بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماں قسم میں یہ راز کسی کو نہیں بتاؤں گی!" وہ تیزی سے بولی تھی۔

"اللہ کیا چیز ہے یہ لڑکی؟ سو دفعہ کہا ہے یوں کسی کی قسم نہیں کھاتے۔" سیڑھیوں کی جانب بڑھتے ہوئے امل بولی تو وہ دونوں بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکی تھیں۔

••••••••••••••••••••••••••••

رات کے دس بجے قصور کے اس تین کمروں اور چھوٹے صحن والے گھر میں چائے کی خوشبو چاروں سو ہوا میں رچی ہوئی تھی۔ رات کے کھانے کے بعد چائے کا دورانیہ چل رہا تھا۔ گھر کے تمام افراد چائے پینے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں بھی مصروف تھے۔ جبرائیل صاحب کی گود میں ازلان چڑھا انکی سرمئی داڑھی جس میں اب سفیدی کا شائبہ زیادہ تھا اس سے کھیل رہا تھا اور چارپائی پر انکے پچھلی طرف کھڑی زوہا انکے چھوٹے چھوٹے بالوں کو پکڑ کر پونی میں قید کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی اور پاس ہی اسکا بیوٹی باکس کھلا تھا جس سے اس نے ابھی جبرائیل صاحب کو تیار کرنا تھا۔ نویرہ چارپائیوں پر بستر بچھاتی زوہا کو ڈانٹ رہی تھی

www.novelsclubb.com

کیونکہ زوہا شام سے ہی سب کو چیخ چیخ کر باؤر کروا چکی تھی کہ آج وہ نانا ابو کو دلہن بنائے گی۔ پہلے ارادہ تو نانو کو دلہن بنانے کا تھا لیکن چونکہ بقول نانو کے وہ بوڑھی ہو گئی ہیں تو زوہا نے اپنی دلہن بدلنے کا ارادہ کیا۔ اب بوڑھی دولہن تو اچھی نہیں لگتی نا!

زریب چائے پیتے ہوئے اپنے دونوں شرارتی بچوں کو نانا کے ناک میں دم کرتا ہوا مسکرا کر دیکھ رہا تھا جبکہ ہاتھوں میں چائے کی پیالی تھامے خدیجہ بیگم کی نظریں مسلسل گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔ انہوں نے مستقیم کو عصر کے بعد سے نہیں دیکھا تھا اور اب دس بج گئے تھے۔

"ناجانے کہاں رہ گیا ہے؟" وہ ایک بار پھر پریشانی سے بولی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کوئی کام ہو گا اسے امی آپ پریشان نہ ہوں وہ آجائے گا۔" نویرہ نے کمرے میں جاتے ہوئے خدیجہ بیگم کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔ تو وہ ناچار سی باہری دروازے کو دیکھنے لگیں۔ دل میں عجیب سے واہمے ابھر کر معدوم ہو رہے تھے۔

کبھی کبھار مستقیم کو دیر ہو بھی جاتی تھی پر پہلے کبھی دل یوں بے چین نہیں ہوتا تھا جیسے اب ہو رہا تھا۔

"جبرائیل صاحب ایک بار پھر فون کریں مستقیم کو۔ کیوں نہیں آیا اب تک؟ آج گھر آجائے تو دو ٹوک بات کروں گی۔ ماں کو سولی پر لٹکایا ہوا ہے۔ بھلا یہ کوئی بات ہوئی عصر کے وقت کا نکلا ہوا ہے اور اب تک لوٹا نہیں۔" پندرہ منٹ مزید انتظار کے ساتھ جبرائیل صاحب کے قہقہوں کو بچوں کے قہقہوں کے ساتھ گونجتا سن کر وہ روہانسا سی ہو کر بولیں۔

"ارے بیگم آپ پریشان.." دروازے کے کھٹکنے پر جبرائیل صاحب کی بات درمیان میں ہی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"لو آگیا مستقیم!" جبرائیل صاحب سر سے پونیوں کو اتارتے ہوئے مسکرا کر بولے تو زوہا نے نانا جان کو سخت گھوری سے نوازہ، وہ پچھلے آدھے گھنٹے میں مشکل سے دو

پونیاں انکے دو انچ بالوں میں پھنسا پائی تھی اور نانا جان نے لمحوں میں ساری محنت پر پانی پھیر دیا۔ بھلا اتنا بھی کوئی ظالم ہوتا ہے؟

جبرائیل صاحب کے اٹھ کر دروازہ کھولنے تک برآمدے کے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر براجمان خدیجہ بیگم بھی فوراً باہر کی جانب لپکی تھیں اور ماتھے پر تیوری چڑھا کر خود کو مستقیم کی کلاس لینے کو تیار کیا۔

دروازہ کھولنے پر فریم سے ابھرتے شخص کو دیکھ کر جبرائیل صاحب چونکے تھے۔ ایش گرے سوٹ میں ملبوس وہ فربہی مائل شخص چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ سجائے جبرائیل صاحب کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"حسن آفندی!" کچھ تاثف بعد جبرائیل صاحب جیسے نیند سے جاگ کر بولے تھے۔

"کیسے ہیں جبرائیل صاحب؟ لگتا ہے ہماری آمد خاصی غیر متوقع ہے؟" حسن آفندی چہرے پر خوشگوار سی مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔

"غیر متوقع تو ہے لیکن خیر آپ آئیں اندر۔" جبرائیل صاحب دروازے کے سامنے سے ہٹتے ہوئے قدرے مشکل سے مسکرا کر بولے تھے۔اس لمحے بہت کچھ یاد آیا تھا لیکن وہ سب بھلا کر مسکرا دیے۔

خدیجہ بیگم جو مستقیم کی توقع کر رہی تھیں سامنے سے آتے شخص کو دیکھ کر جیسے سانس تک لینا بھول گئیں۔انہوں نے چونک کر جبرائیل صاحب کی جانب دیکھا تو انہوں نے آنکھوں سے انہیں مطمئن رہنے کا اشارہ کیا۔

"کیسی ہیں بھابھی؟" وہ مسکرا کر گویا ہوا تھا۔خدیجہ بیگم نے سر کو خم دے کر جواب دیا۔جب کہ انداز میں لاتعلقی واضح تھی۔نویرہ نے ناسمجھی سے اس شخص کو دیکھتے ہوئے دوپٹے کے پلو کو سرکا کر چہرہ ڈھانپا تھا۔زریب کی آنکھوں میں بھی ناشناسائی واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

خدیجہ بیگم نے برآمدے کے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی باہر لا کر انہیں پیش کی، تو وہ کرسی کو سرکا کر زریب کے سامنے رکھ کر بیٹھ گیا۔اتنے میں دروازے پر دوبارہ کھٹکا

ہوا تو سب دروازے کی جانب متوجہ ہوئے۔دو سوٹڈ بوٹڈ آدمی سہارے سے مستقیم جبرائیل کو لا رہے تھے۔اسکے داہنے بازو پر اور سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ مستقیم کو اس حالت میں دیکھ کر جہاں سب کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے وہیں خدیجہ بیگم نے چیخ روکنے کو چہرے پر ہاتھ رکھا تھا۔جبرائیل صاحب لمحہ ضائع کیے بغیر اسکی طرف بڑھے اور اسے سہارے سے تھاما۔اسکے نقاہت زدہ چہرے پر مسکراہٹ ابھری جیسے وہ اپنی مسکراہٹ سے سب کو اپنے بہتر ہونے کی یقین دہانی کروا رہا ہو۔

نویرہ نے تیزی سے چارپائی سے زوہا کا بکھیرا سامان اٹھایا تو جبرائیل صاحب نے اسے وہیں لٹا دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا مستقیم کو؟ مستقیم ٹھیک ہو؟" خدیجہ بیگم تیزی سے مستقیم کی چارپائی کی جانب بڑھیں وہ چاہتے ہوئے بھی اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں کر پا رہی تھیں پہلے زریب اور اب مستقیم۔انکا تو جیسے کسی نے دل ہی مٹھی میں بھینچ لیا ہو۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔ مستقیم بہادر بچہ ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔" حسن آفندی چہرہ موڑ کر مستقیم کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولا تو مستقیم بھی مسکرادیا۔

"لیکن ہوا کیا ہے ؟اور مستقیم آپ کو کیسے ملا؟" جبرائیل صاحب پریشانی سے بولے تھے۔

"میری گاڑی کی ہیڈلائٹس خراب تھیں۔اندھیرے اور میرے ڈرائیور کی غفلت کی وجہ سے مستقیم گاڑی سے ٹکرا گیا۔گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے گاڑی کی سپیڈ بہت کم تھی اورڈاکٹر سے معائنہ بھی کروالیا ہے بس بازو اور سر پر معمولی چوٹیں یا چند خراشیں ہیں۔" وہ ٹھہرے سے انداز میں بول رہے تھے۔نویرہ نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو دو آدمی دروازے پر ہاتھ باندھے مؤدب سے کھڑے تھے۔وہ کچن کی جانب بڑھ گئی۔پیچھے ہی خدیجہ بیگم بھی کچن میں داخل ہوئیں۔

جبرائیل صاحب نے مستقیم کو دیکھ کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا وہ زیادہ زخمی محسوس نہیں ہوتا تھا چوٹیں معمولی تھیں، یازریب کے ایکسیڈنٹ کے بعد اس

نوعیت کا ایکسیڈنٹ انہیں معمولی معلوم ہو رہا تھا۔انہوں نے تسلی سے گہرا سانس خارج کیا۔

"آپکا شکریہ..."

"کیسی بات کرتے ہیں جبرائیل صاحب؟ میرا نہیں خیال کہ آپکو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ایسے آپ مجھے پرایا کر رہے ہیں۔ مستقیم میرا بھی بچہ ہے۔" دھیمے سے لہجے میں وہ شخص دوبارہ گویا ہوا تھا تو جبرائیل صاحب نے ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا۔

پچاس سال سے اوپر کی عمر کو پہنچ جانے کے باوجود وہ آج بھی تیس پینتیس سالہ خوبرو نوجوان دکھتا ہے۔

"یہ غالباً آپکے داماد؟" وہ زریب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔ جسکی گود میں ازلان بیٹھا تھا اور زوہا بھی باپ کے بائیں بازو سے لگی شرمائی شرمائی سی انہماک سے اس انجان شخص کو دیکھ رہی تھی جو کچھ لمحوں کے بعد دھیما سا مسکراتا تھا۔ وہ اسکے نانا کی عمر کا مرد تھوڑی دیر بعد مسکراتا زوہا کو اچھا لگا تھا۔

"جی! میری نویرہ کا شوہر۔اور میرا تیسرا بیٹا۔" جبرائیل صاحب زریب کی ہی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولے تو زریب نے سر کے خم سے سلام کیا۔

"اور یہ پیاری سی بچی کون ہے؟" وہ خود کو انہماک سے تکتی بچی کی جانب متوجہ ہوئے تو وہ شرما کر اپنے باپ کے بازو کے پیچھے چھپ گئی۔سب اسکی اس حرکت پر ہنس دیئے۔زریب کی گود میں بیٹھا ازلان ناپسندیدہ نظروں سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ رہا تھا اسے انجان لوگ کم ہی پسند آتے تھے۔اتنے میں خدیجہ بیگم کے ساتھ نویرہ چائے کے ساتھ چند لوازمات لیے آئی اور اب اس شخص کو سلام کیا۔اس نے خدیجہ بیگم سے کچھ پوچھا تو نہیں لیکن اتنا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ کوئی جاننے والا ہے۔اس نے خدیجہ بیگم کو دیکھا جن کا چہرہ سپاٹ تھا یا شاید نویرہ کو محسوس ہوا تھا۔ جبرائیل صاحب فوراً چھوٹی میز باہر اٹھا لائے تو انہوں نے وہاں سب سیٹ کر دیا۔ چائے کا کپ اٹھائے معمولی انداز میں وہ سب کے بارے میں پوچھتے رہے۔چائے ختم ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے جبرائیل صاحب نے کھانے کے لیے روکنا چاہا تو

وہ پھر کبھی بیوی بچوں کے ساتھ چکر لگانے کا کہہ کر چلے گئے۔ مستقیم اس شخص کی شخصیت اور رعب سے کافی متاثر نظر آ رہا تھا۔

"ابو جی کون تھے یہ؟" انکے جانے کے بعد نویرہ نے پوچھا تھا۔

"دور کے رشتے دار، تمہارے دادا کے جاننے والوں میں سے۔" نویرہ سمجھ گئی وہ ان کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتے، جبرائیل صاحب مختصر سا جواب دے کر مستقیم کے پاس بیٹھ گئے جہاں خدیجہ بیگم پہلے سے بیٹھی اسکی طبعیت پوچھ رہی تھیں اور بات بات پر اسے دیکھ کر سڑک دیکھ کر کراس نہ کرنے پر جھاڑ بھی رہی تھیں۔ زوہا فوراً میز پر پڑی کباب اور کیک والی پلیٹ گود میں رکھ کر بیٹھ گئی اور ازلان اس کی جانب لپکنے لگا اس سے پلیٹ چھیننے کو۔

www.novelsclubb.com

"امی دوسروں کی مائیں بیٹوں کو چوٹ لگنے پر انکی خدمتیں کرتی ہیں اور آپ مجھے ڈانٹ رہی ہیں۔" مستقیم کے منہ بنا کر کہنے پر سب دھیما سا ہنس دیے جبکہ جبرائیل صاحب پاس ہی بیٹھے کسی گہری سوچ میں گم تھے۔

(جاری ہے۔)

www.novelsclubb.com